الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 12 — جمعۃ المبارک 22/جولائی 2005ء — شمارہ 29

15/جمادی الثانی 1426 ہجری قمری — 22/وفا 1384 ہجری شمسی

حسن کا نمونہ

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تُو نے مجھے خوبصورت شکل عطا کی ہے اب میرے اخلاق بھی حسین اور دلکش بنا دے۔

(مسند احمد مسند المکثرین من الصحابہ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جو چاہتا ہے کہ خدا کو پائے اور حیّ و قیوم خدا کو ملے، تو وہ زندوں کو تلاش کرے

مَیں جو اصلاح خلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے۔ یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔

’’مُردوں سے مدد مانگنے کا خدا نے کہیں ذکر نہیں کیا، بلکہ زندوں ہی کا ذکر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا جو اسلام کو زندوں کے سپرد کیا۔ اگر اسلام کو مُردوں پر ڈالتا تو نہیں معلوم کیا آفت آتی۔ مُردوں کی قبریں کہاں کم ہیں۔ کیا ملتان میں تھوڑی قبریں ہیں۔ ’’گرد و گرما، گدا و گورستان‘‘ اُس کی نسبت مشہور ہے۔ میں بھی ایک بار ملتان گیا۔ جہاں کسی قبر پر جاؤ مجاور کپڑے اُتارنے کو گرد ہو جاتے ہیں۔ پاک پٹن میں مُردوں کے فیضان سے دیکھ لو کیا ہو رہا ہے؟ اجمیر میں جا کر دیکھو۔ بدعات اور محدثات کا بازار کیا گرم ہے۔ غرض جب مُردوں کو دیکھو گے اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ اُن کے مشاہدہ میں سوا بدعات اور ارتکاب مناہی کے کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے جو صراط مستقیم فرمایا ہے وہ زندوں کی راہ ہے، مُردوں کی راہ نہیں۔ پس جو چاہتا ہے کہ خدا کو پائے اور حی و قیوم خدا کو ملے، تو وہ زندوں کو تلاش کرے، کیونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے، نہ مردہ۔ جن کی کتاب مُردہ وہ مُردوں سے برکت چاہیں تو کیا تعجب ہے۔ لیکن اگر سچا مسلمان جس کا خدا زندہ خدا، جس کا نبی زندہ نبی، جس کی کتاب زندہ کتاب ہے اور جس دین میں ہمیشہ زندوں کا سلسلہ جاری ہو اور ہر زمانہ میں ایک زندہ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کرنے والا آتا ہو، وہ اگر اُس زندہ کو چھوڑ کر بوسیدہ ہڈیوں اور قبروں کی تلاش میں سرگرداں ہو تو البتہ تعجب اور حیرت کی بات ہے!!!

پس تم کو چاہئے کہ تم زندوں کی صحبت تلاش کرو اور بار بار اُس کے پاس آکر بیٹھو۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ میں تاثیر نہیں ہوتی۔ سنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی۔ جو سلسلہ منہاج نبوّت پر قائم ہو گا اُس میں بھی تدریجی ترقی کا قانون کام کرتا ہو گا۔ پس چاہئے کہ صحابہؓ کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں آکر بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو تا کہ تم دیکھو جو صحابہؓ نے دیکھا اور پاؤ جو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے ’یا تُوں لوڑ مقدمی یا تُوں اللہ نوں لوڑ‘۔

تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے؟ ذرہ سی زمین کسی کو مل جاوے تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں جا بیٹھتا ہے اور ضروری ہوتا ہے کہ وہ وہاں رہے تا وہ زمین آباد ہو...... پھر ہم جو ایک نئی زمین اور ایسی زمین دیتے ہیں جس میں اگر صفائی اور محنت سے کاشت کی جاوے تو ابدی پھل لگ سکتے ہیں، کیوں یہاں آکر لوگ گھر نہیں بناتے۔ اور اگر اس بے احتیاطی کے ساتھ اس زمین کو کوئی لیتا ہے کہ بیعت کے بعد یہاں آنا اور چند روز ٹھہرنا بھی دوبھر اور مشکل معلوم دیتا ہے تو پھر اُس کی فصل کے پکنے اور بارآور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قلب کا نام بھی زمین رکھا ہے۔ ﴿اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهُ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ (الحدید:۱۸)

زمیندار کو کس قدر تردّد کرنا پڑتا ہے۔ بیل خریدتا ہے، ہل چلاتا ہے، تخم ریزی کرتا ہے، آبپاشی کرتا ہے، غرضیکہ بہت بڑی محنت کرتا ہے اور جب تک خود دخل نہ دے کچھ بھی نہیں بنتا۔ لکھا ہے کہ ایک شخص نے پتھر پر لکھا دیکھا ’زرع زرہی زر ہے‘ کھیتی تو کرنے لگا مگر نوکروں کے سپرد کر دی۔ لیکن جب حساب لیا کچھ وصول ہونا تو درکنار کچھ واجب الادا ہی نکلا۔ پھر اس کو اس موقع پر شک پیدا ہوا تو کسی دانشمند نے سمجھایا کہ نصیحت تو سچی ہے لیکن تمہاری بے وقوفی ہے۔ خود مہتمم بنو تب فائدہ ہو گا۔ ٹھیک اسی طرح پر ارض دل کی خاصیت ہے۔ جو اُس کو بے عزتی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کا فضل اور برکت نہیں ملتی۔ یاد رکھو، میں جو اصلاح خَلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے۔ لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اُس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے اُس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ جیسا تہی دست آیا تھا، تہی دست جاتا ہے۔

یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰه اَللّٰه فِیْ اَصْحَابِیْ۔ گویا صحابہؓ خدا کا رُوپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا کا قرب، بندگان خدا کا قرب ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ارشاد ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْن﴾ (التوبہ:۱۱۹) اس پر شاہد ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل ،صفحہ ۳۵۰۔۳۵۱۔جدید ایڈیشن)

فرمودات خلفاء

دینی علوم کے ساتھ دنیوی علوم کے بھی ماہر بنو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’میں تمہیں واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ خالص مذہب دنیا میں کبھی ہر قسم کے لوگوں میں تغیر پیدا نہیں کر سکا۔ یعنی یہ کبھی نہیں ہوا کہ سب لوگ تبلیغ سے ہی مان گئے ہوں۔ آخر ایک وقت ضرور ایسا آتا ہے جب کہ دوسرے امور میں بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ پس جب تک تم مخالف کے مقابلہ میں ہر قسم کے دنیوی علوم نہیں سیکھو گے اور ان علوم میں امتیازی مقام حاصل نہیں کرو گے اس وقت تک وہ تمہاری فوقیت کا اقرار نہیں کرے گا۔ تمہیں چاہئے کہ تم دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بھی ماہر ہو اور ہر فن میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔

ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کسی مباحثہ میں گئے۔ وہاں لوگوں نے تمسخر اور استہزاء شروع کر دیا۔ آخر مولوی صاحب کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ حدیث میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ فقہ میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے۔ عربی فارسی اور اُردو میں تقریر میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے اور اگر شعر اور ڈھولے بولنا چاہے تو بولے اور اگر اسے اپنی طاقت پر ناز ہے تو میرے ساتھ بینی پکڑ لے۔ اس پر وہ سب خاموش ہو گئے۔ پس دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔ جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کر سکو گے۔

پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آ گئی۔ ہر روز رات کو سونے سے پیشتر سوچو کہ دن میں تم نے کتنا کام کیا۔ اگر تم روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہو گا اور اس وقت تمہارا وجود سلسلہ کے لئے مفید ہو گا۔ ورنہ جیسے ہمالیہ پہاڑ کو بوٹ سے ٹھڈّے لگانے والا پاگل ہے، تم بھی پاگل سمجھے جاؤ گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تمہارا کام ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ اگر تم پاگل نہیں کہلوانا چاہتے تو محنت اور قربانی کی عادت ڈالو۔‘‘

(مشعل راہ جلد اوّل صفحہ ۵۰۰۔۵۰۱)

اداریہ

امن، صلح، رواداری

پچھلے دنوں برطانیہ کے مرکزی شہر لندن میں صبح کے وقت جبکہ لاکھوں لوگ اپنے کام پر جانے کے لئے بسوں اور زیر زمین گاڑیوں پر سفر کر رہے ہوتے ہیں، یکے بعد دیگرے بم دھماکے ہوئے جس سے لندن کے ذرائع آمدورفت یکدم بند ہو گئے۔ خوف وہراس کی کیفیت طاری ہو گئی۔ پچاس سے زائد لوگ اپنی جان گنوا بیٹھے اور ابھی اندیشہ ہے کہ اس تعداد میں اور اضافہ ہوگا۔ اس سے پہلے افغانستان، عراق، چیچنیا، انڈونیشیا، سپین اور پاکستان میں بھی اسی قسم کے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ معصوم انسانی جانوں کو تلف کرنا اور ایسے لوگوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنانا جن کی کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی نہ ہو، ایسا گھناؤنا، قبیح اور شرمناک فعل ہے جو انسانیت کے لئے بدنما سیاہ داغ ہے۔ جو تہذیب وتمدن کی نفی ہے، جو عقل ودانش کا ماتم ہے، جو سنجیدگی اور معاملہ فہمی کا کینسر ہے اور جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

دنیا کا کوئی مذہب باہم دشمنی اور اس طرح چھپ کر نہتے اور غیر متعلق لوگوں پر جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں حملہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ خاص طور پر ''اسلام'' کا تو نام ہی امن وسلامتی کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسلام کا نشان 'السلام علیکم' سلامتی کا پیغام اور دعا ہے۔ اس وجہ سے یہ امر تو ذہن میں آ ہی نہیں سکتا کہ ایک مسلمان جو رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ ایسی کسی گھناؤنی حرکت کا ارتکاب کر سکتا ہے۔

ہماری آج کی دنیا میں جس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ یہ علم وفہم اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا ہے، دہشتگردی بھی اپنی انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔ دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہو کہ وہاں امن وامان ہے اور لاقانونیت و دہشتگردی نہیں ہے۔ مشرق ومغرب میں، ترقی پذیر ممالک و اقوام میں اگر اس قابل نفرت عمل کا دور دورہ ہے تو ترقی یافتہ ممالک بھی اس سے پاک نہیں ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی جو انسانی خدمت کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن سکتی تھی تباہی و بربادی کی طرف دھکیلتے ہوئے بدامنی، بے چینی اور بے اطمینانی کی فضا پیدا کر رہی ہے۔ مزدوری کے لئے گھر سے نکلنے والا ایک غریب آدمی یا کسی سُپر پاور کا سربراہ گھر سے باہر جاتے ہوئے برابر خوف کا شکار ہوتا ہے کہ واپس خیریت سے گھر آ سکے گا کہ نہیں۔ مائیں اپنے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو سکول بھجواتے ہوئے ڈر رہی ہوتی ہیں کہ ان کا بچہ کسی اغوا برائے تاوان کرنے والے ظالم درندے یا کسی دہشت گرد جنونی کے خودکش حملے کی زد میں تو نہیں آ جائے گا۔ اور تو اور ایک نمازی، نماز پڑھنے کے لئے مسجد جاتے ہوئے مطمئن نہیں ہوتا کہ وہ دلجمعی وسکون سے خدا کی عبادت کر کے واپس اپنے بچوں میں زندہ بھی آ سکے گا یا مسجد کو اپنے خون سے رنگین کر کے کسی خون کے پیاسے انسان نما وحشی کی پیاس کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

اسلامی شریعت میں انسان کو شرف وعزت کا مستحق قرار دیتے ہوئے کسی ایک انسان کے قتل کو، قطع نظر اس کے کہ اس کا عقیدہ ومذہب اور طریق کار کیا ہے، ساری انسانیت کے قتل سے تعبیر فرمایا ہے۔ اسلامی شریعت میں کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی صوابدید اور مرضی سے جس طرح چاہے لوگوں کو سزا دیتا پھرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کسی جاہل متعصب مسلمان نے دو انگریز عیسائیوں کو قتل کر دیا۔ حضور نے اس حرکت کو خلافِ اسلام بلکہ اسلام کو بدنام کرنے کا باعث قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''......ایسے نابکار لوگوں نے اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان لوگوں کی ایسی خدمت کرتا اور ایسے عمدہ طور پر ان سے برتاؤ کرتا کہ وہ اس کے اخلاق اور حسن سلوک کو دیکھ کر مسلمان ہو جاتے۔ مومن کا کام تو یہ ہے کہ اپنی نفسانیت کو کچل ڈالے۔ لکھا ہے کہ حضرت علیؓ ایک کافر سے لڑے۔ حضرت علیؓ نے اس کو نیچے گرا لیا اور اس کا پیٹ چاک کرنے کو تھے کہ اُس نے حضرت علیؓ پر تھوکا۔ حضرت علیؓ یہ دیکھ کر اس کے سینے پر سے اتر آئے۔ وہ کافر حیران ہوا اور پوچھا کہ اے علیؓ! یہ کیا بات ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ میرا جنگ تیرے ساتھ خدا کے واسطے تھا۔ لیکن جب تُو نے میرے منہ پر تھوکا تو میرے نفس کا بھی کچھ حصہ مل گیا۔ اس پر مَیں نے تجھے چھوڑ دیا۔ حضرت علیؓ کے اس فعل کا اس پر بڑا اثر ہوا۔

مَیں جب کبھی ان لوگوں کی بابت ایسی خبریں سنتا ہوں تو مجھے سخت رنج ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم سے بہت دور جا پڑے ہیں اور بے گناہ انسانوں کا قتل ثواب کا موجب سمجھتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 337 جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی منافرت کو دور کرنے کے لئے اپنی کتب میں اسلام کی صلح پسند تعلیم بیان فرمائی۔ جبرو اکراہ اور مذہبی تشدد کے غلط عقائد وخیالات کی بدلائل تردید فرمائی۔ آپ کی آخری کتاب ''پیغام صلح'' مذہبی رواداری اور ہم آہنگی کے ایسے اصولوں پر مشتمل ہے کہ ان پر عمل پیرا ہو کر ہم موجودہ منافرت و تشدّد کی خوفناک فضاء سے باہر نکل کر امن وسکون کی دنیا میں اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں۔

(عبدالباسط شاہد)

تلوار کے فساد کو کہتے ہیں یہ جہاد
کیا کیا خدا کے دین کو بدنام کرتے ہیں

یہ لوگ جو اسلام ہی اسلام کرتے ہیں
پوچھے کوئی اسلام کا کیا کام کرتے ہیں
محفل میں خوب گاتے ہیں جوشِ عمل کا گیت
گھر جا کے لیٹ جاتے ہیں آرام کرتے ہیں
لفظوں میں مارتے ہیں بڑی وہ خودی کی ڈھینگ
اور اصل میں تجارتِ اصنام کرتے ہیں
کھائے ہوئے ہیں صاف امانی کا وہ فریب
اندھیر ہے کہ اس پہ پھر ابرام کرتے ہیں
مُلّا بھی کام کرتے ہیں دن رات دین کا
دن رات ہم کو موردِ الزام کرتے ہیں
تلوار کے فساد کو کہتے ہیں یہ جہاد
کیا کیا خدا کے دین کو بدنام کرتے ہیں
ان حاجیوں کو دیکھئے عینِ طواف میں
رہنِ ایاغ جامۂ احرام کرتے ہیں
وہ دین جو سکھاتا ہے خَلقِ خدا کا خوں
اس دین کو ہم دُور سے پرنام کرتے ہیں
میدان کارزار عمل سے تو ہے گریز
ناحق یہ لوگ شکوۂ ایّام کرتے ہیں
یہ لوگ کب سے چھوڑ چکے ہیں خدا کا کام
مفت اب خدا سے خواہشِ انعام کرتے ہیں
جو اعتراض کرتے ہیں کرتے ہیں اعتراض
جو کام کرنے والے ہیں وہ کام کرتے ہیں
کوئی نہ آیا اور قیامت بھی آ گئی
اب کس کا انتظار یہ خود کام کرتے ہیں
پھر مصطفیٰ ؐ کا بادہ کدہ کھولتے ہیں ہم
پھر تشنگاں کے لب سے قریں جام کرتے ہیں
نعمت ملی ہے ہم کو جو شاہِؐ حجاز سے
نعمت وہ شرق و غرب میں ہم عام کرتے ہیں
پیغام حق جو حق سے محمدؐ کو ہے ملا
ہر اک کے عرضِ گوش وہ پیغام کرتے ہیں
نورِ جمالِ احمدی پھیلا کے چار سُو
ہر دل سے دور ظلمتِ آلام کرتے ہیں
ٹیڑھے دلوں کا پھیرنے والا تو ہے خدا
حجت کا ہم تو دوستو اتمام کرتے ہیں
سنگباریاں جو کرتے ہیں بخشے خدا اُنہیں
ان کا بھلا جو بارشِ دشنام کرتے ہیں

(روشن دین تنویرؔ مرحوم)

اسلام نے عورت کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کی بھی اسی طرح تلقین فرمائی ہے جس طرح مردوں کے حقوق و فرائض کی۔

اپنی نسلوں کی اٹھان ایسے نیک اور پاک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے ہوں۔

(اپنے ماحول اور گھروں کو جنت نظیر بنانے کے لئے عورتوں کو نہایت اہم نصائح)

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 3/جون 2004ء کو جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر مستورات سے خطاب)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

آج میں یہاں خواتین کو چند باتوں کی طرف مختصراً توجہ دلاؤں گا۔ کیونکہ معاشرہ میں اور خاص طور پر اسلامی معاشرہ میں مردوں اور عورتوں دونوں کا اپنا اپنا کردار ہے اس لئے اسلام نے عورت کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کی بھی اسی طرح تلقین فرمائی ہے جس طرح مردوں کے حقوق و فرائض کی۔ عورت ہی ہے جس کی گود میں آئندہ نسلیں پروان چڑھتی ہیں اور عورت ہی ہے جو قوموں کے بنانے یا بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح کھول کر عورتوں کے حقوق و فرائض کے بارے میں فرمایا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں جس طرح تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے مطابق تربیت دینے کی طرف توجہ دلائی ہے، اگر عورتیں اس ذمہ داری کو سمجھ لیں تو احمدیت کے اندر بھی ہمیشہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا اور پھر اس کا اثر آپ کے گھروں تک ہی محدود نہیں رہے گا، جماعت کے اندر تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کا اثر گھروں سے باہر بھی ظاہر ہوگا۔ اس کا اثر جماعت کے دائرہ سے نکل کر معاشرہ پر بھی ظاہر ہوگا اور اس کا اثر گلی گلی اور شہر شہر اور ملک ملک ظاہر ہوگا۔ اور وہ انقلاب جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اسلام کی جس خوبصورت تعلیم کا علم دے کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے اس تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اسلام کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے میں اور جلد از جلد تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں ہم تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں جب احمدی عورت اپنی ذمہ داری کو سمجھے، اپنے مقام کو سمجھ لے اور اپنے فرائض کو سمجھ لے اور اس کے مطابق اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرے۔

وہ ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اس کے بارے میں مَیں مختصراً کچھ کہوں گا۔ پہلی بات تو یہی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ماؤں پر ہوتی ہے بلکہ بچے کی پیدائش سے پہلے ہی یہ ذمہ داری شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب بچے کی پیدائش کی امید ہو تو مائیں اگر اس وقت سے ہی دعائیں شروع کر دیں اور ایک تڑپ کے ساتھ دعائیں شروع کر دیں تو پھر وہ دعائیں اس بچے کی تمام زندگی تک، جوانی سے لے کر بڑھاپے تک اس کا ساتھ دیتی ہیں۔ اور جب ایسی تڑپ کے ساتھ مائیں بچوں کے لئے دعائیں کر رہیں ہوں گی ان کی پیدائش سے پہلے ہی قرآنی حکم کے مطابق یہ دعا کر رہی ہوں گی کہ بچہ نیک ہو، صالح ہو اور خدا کے نام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہنے والا ہو، اس کا عبادت گزار ہو، اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو تو وہ مائیں خود ایک احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنے عمل کو بھی درست کر رہی ہوں گی۔ ان کو علم ہوگا کہ اگر ہم صرف دعائیں کر رہی ہیں اور عمل نہیں کر رہیں تو نہ وہ دعائیں مقبول ہیں، نہ ان دعاؤں کا کوئی اثر بچوں پر ہوتا ہے، نہ اس تربیت کا کوئی اثر بچوں پر ہونا ہے۔ ان کو یہ بھی احساس ہوگا کہ ہم نے اپنی نئی نسل کو دنیا کی غلاظتوں سے بچانا ہے۔ ہم نے یہ نگرانی رکھنی ہے کہ ہمارے بچے دنیا کی غلاظتوں کی دلدل میں پھنس نہ جائیں۔ ہمیں اپنے قول و فعل کو بھی ہر قسم کے تضاد سے بچانا ہے تاکہ صحیح طور پر تربیت ہو سکے۔ ہمیں بھی، بچے کی پیدائش کے بعد اب دعاؤں سے رک نہیں جانا بلکہ مستقلاً اپنے بچوں کی بھلائی اور تربیت کی خاطر اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کرنی ہے اور اس طرح عبادت کرنی ہے جو عبادت کرنے کا حق ہے۔ اپنے اعمال بھی اس طرح ڈھالنے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ جب اس طرح بچوں کی تربیت ہو رہی ہوگی تو وہ کبھی تباہی کی طرف جانے والے نہیں ہوں گے۔ وہ نمازوں کی طرف بھی توجہ دینے والے ہوں گے، وہ جماعتی نظام سے بھی وابستہ رہنے والے ہوں گے اور اس کی پابندی کرنے والے ہوں گے۔ وہ خلافت سے بھی محبت کرنے والے ہوں گے۔ اور پھر اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس بنیادی نکتہ کو سمجھتے ہوئے کبھی بھی اپنی دعاؤں سے غافل نہیں ہوں گی۔ یورپ کا دنیاداری کا ماحول کبھی آپ کو اپنے خدا سے غافل کرنے والا نہیں ہوگا۔ آپ اپنی روایات کی حفاظت کرنے والی ہوں گی۔ اور وہ روایات کیا ہیں؟۔ آپ مشرقی معاشرہ سے ہیں اس کی جو اچھی روایات ہیں وہ اپنائیں اور جو اِس معاشرہ کی اچھی روایات ہیں وہ بھی اپنائیں۔ کیونکہ اگر وہ اچھی روایات ہیں اور اسلامی تعلیم کے مطابق ہیں تو مومن کی گمشدہ چیز کی طرح وہ آپ کی چیز ہیں۔ لیکن ہر روایت اپنانے والی نہیں ہوتی۔ اور اگر اسی طرح اپنی روایات کی حفاظت کرتے ہوئے، آپ اپنی عبادات کی بھی حفاظت کرنے والی ہوں گی، آپ اپنے خاوندوں کے گھروں کی حفاظت کرنے والی ہوں گی، کیونکہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی بھی نگران ہے اور یہ نگرانی بچوں کی تربیت سے لے کر گھر کے امور چلانے تک سب پر حاوی ہے۔ خاوندوں کی کمائی کا بہترین مصرف کرنے والی ہوں گی۔ اُسے جائز ضروریات پر خرچ کرنے والی ہوں گی۔ ان کی کمائی کے اندر رہ کر، اپنے وسائل کے اندر رہ کر اپنے اخراجات پورے کرنے والی ہوں گی نہ کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی اور ان کی نقل میں اپنے ہاتھوں کو بھی غیر ضروری دنیاداری کے معاملات کے لئے کھول لیں۔ مردوں سے کبھی غیر ضروری مطالبات کرنے والی نہیں ہوں گی۔ جائز ضروریات کے لئے آپ کا مطالبہ بھی جائز ہوگا اور مردوں کو اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہوگا، اور ہونا چاہئے۔ ایسے مطالبے نہ ہوں جو مرد کو قرض لینے پر مجبور کر دیں اور جب ایسی صورت ہوگی اور قرض لینے کے معاملے میں ایک دفعہ یہ جھاکا ہوتا ہے کھل جائے گا تو پھر کھلتا ہی چلا جائے گا۔ اور پھر اس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ قرض کی دلدل میں اگر ایک دفعہ آدمی پھنس جائے تو پھر پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔ اس لئے اپنے گھروں کو سلیقہ سے، سگھڑاپے سے سنواریں۔ اپنے خاوندوں کا بھی خیال رکھیں اور اپنی اولادوں کا بھی خیال رکھیں اور اس طرح اپنے گھروں کو جنت نظیر بنائیں۔ ایک ایسا نمونہ بنائیں کہ نظر آئے کہ یہ ہر طرح سے ایک خوشحال گھرانہ ہے اور سکون ہے اس گھر میں۔

عورت کا یہ مقام ہمیشہ یاد رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنی نسلوں کی اٹھان ایسے نیک اور پاک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے ہوں اور ان کی نیکی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھی کہے کہ اس بچے کو اس کی ماں نے واقعی جنتی بنا دیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

” تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ“۔ یعنی دنیا میں رہ رہے ہیں، اس کی جو ضروریات ہیں ان کو حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اتنا دل نہ لگاؤ کہ صرف دنیا ہی دنیا تمہارے دلوں میں رہ جائے۔ ”قومی فخر مت کرو“۔ بعضوں کو قوم کا خاندان کا فخر ہوتا ہے۔ فرمایا: ”قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو“۔ کسی دوسری کا مذاق اس لئے نہ اڑاؤ کہ وہ تمہارے سے علم میں کم ہے یا تمہارے سے پیسہ میں کم ہے، تمہارے سے دولت میں کم ہے۔ یا اس کی اولاد نہیں ہے، یا اس کی اور کوئی کمزوری دیکھ کر اس پر اس کا ٹھٹھا یا مذاق کیا جائے۔

پھر فرمایا کہ: ”خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو“۔ اب نماز بھی فرض ہے ہر ایک پہ، نماز ادا کرنی چاہئے اور یہی مَیں نے پہلے بھی کہا کہ عملی نمونہ ہوگا تو بچے بھی دیکھ کر اس طرف توجہ دیں گے۔ پھر زکوٰۃ ہے ہر عورت کے پاس زیور ہوتا ہے اس کا جائزہ لے کر شرح کے مطابق زکوٰۃ دینے کی طرف بھی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر فرمایا کہ: ”اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو“۔ ان کی اطاعت کرتی رہو۔ ”بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے“ یعنی خاوندوں کی عزت کا بہت حصہ تمہارے ہاتھ میں بھی ہے۔ ”سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات، قانتات میں گنی جاؤ“۔ (کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 80-81)

یہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے تقویٰ کا ذکر فرمایا ہے اس بارے میں آپ مزید فرماتے ہیں کہ ”تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں، عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 81)

یعنی عُجب سے بچنا، خود پسندی سے بچنا، حرام مال سے بچنا اور بداخلاقی سے بھی بچنا یہ سب تقویٰ ہیں۔ اور بعض عورتوں میں عُجب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عُجب کا مطلب ہے کہ غرور اور تکبر۔ اگر چند پیسے دوسرے سے زیادہ ہاتھ میں آگئے تو اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ گئیں۔ اگر کسی بہتر خاندان کی ہیں تو اسی پر تکبر ہے۔ اگر علم کچھ زیادہ ہے تو اسی پر گھمنڈ ہے۔ غرض کے ہر معاملہ میں صرف اپنے پر ہی نظر رکھتی ہیں، کسی کو کچھ سمجھنا ہی نہیں۔ ہر وقت اپنے آپ کو ایسے ٹولے یا گروہ میں گھیرے رکھنا جو یا تو اس کے خوشامدیوں کا گروہ ہو، ہر وقت ان کی تعریف کرنے والا ہو یا ان کی ہاں میں ہاں ملانے والا ہو، یا پھر ایسی قماش کے، ایسی طبیعت کے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہو جو ایسی طبیعت رکھتے ہوں جن میں عُجب ہو اور خود پسندی ہو۔ جیسی ان کی اپنی طبیعت ہے ایسی ان عورتوں کی بھی ہو۔ دوسرے کا ہنسی ٹھٹھا اڑانے والی ہو۔ تو ایسے لوگ، ایسی عورتیں پھر عہدہ داران کو بھی ایسی ہی نظر سے دیکھنے لگتی ہیں۔ ان کو بھی اسی طرح دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ ان کے دل میں ان عہدیداران کی بھی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ نہ وہ لجنہ کی کسی عہدہ دار کو کچھ سمجھ رہی ہوتی ہیں، نہ لجنہ کی صدر کو، نہ امیر کو اور پھر نظام جماعت کی بھی ان کے دل میں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ پھر آہستہ آہستہ خلافت کے ادب و احترام سے بھی پیچھے ہٹ جاتی ہیں اور جماعت سے بھی پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ تو فرمایا کہ عُجب جو ہے جب یہ تم میں پیدا ہوگا تو خود پسندی پیدا ہوگی اور ہر وقت یہی دل چاہے گا کہ لوگ میری ہاں میں ہاں ملائیں، مجھے ہی دوسروں سے بہتر سمجھیں۔ ایک مقولہ ہے فارسی کا ”خود پسندی دلیلِ نادانی است“ کہ اپنی

تعریف کرنے والا اور کرانے والا بے وقوف ہی ہے۔ یعنی ہر وقت جس کو اپنی تعریف کی فکر رہے اور ہر وقت اپنی تعریف ہی کرتا رہے اس کی بے وقوفی کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔ اس لئے اپنی اور اپنی نسلوں کی روحانی بقا اگر چاہتی ہیں، روحانی زندگی اگر چاہتی ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ آپ کو خدا کا پیار حاصل ہو تو ان دنیاداری کی باتوں کو چھوڑ دیں اور حقیقی تقویٰ کی راہوں پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کریں، لوگوں سے محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ خود غرضی اور تکبر سے بچیں۔ نہ خاندانی وجاہت، نہ مال، نہ دولت آپ کو اس بیماری میں مبتلا کرے۔ اگر نہیں بچیں گی تو یہی حرکات جو ہیں بداخلاقیوں کے گڑھوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی، بدیوں کے گڑھوں میں دھکیلتی چلی جائیں گیں۔ اور تقویٰ کا پھر آپ سے دُور کا بھی واسطہ نہیں رہے گا۔ پھر آپ کا بیعت کرنے کا مقصد ہی ختم ہو جائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ ہی جھوٹا ہو جائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں پھر ایسا شخص مجھ سے کاٹا جائے گا، مجھ سے علیحدہ ہو جائے گا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والی بنیں، اس کی پناہ میں آنے والی بنیں، اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی بنیں، اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کرنے والی بنیں وہاں اپنی دوسری احمدی بہنوں کو بھی بہنیں سمجھیں۔ ان کی بھی عزت و احترام کریں، ان کو کبھی تحقیر کی نظر سے نہ دیکھیں۔ اپنے دلوں کو جوڑیں۔ کبھی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی کوشش نہ کریں۔ بعض دفعہ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ کسی طرح کسی کی برائی کو اچھالا جائے۔ کبھی کسی کی برائی کو اچھالنا نہیں چاہئے بلکہ پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ اور ہمیشہ تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی خشیت دلوں میں پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کل آپ یہاں جلسہ پر آئی ہوئی ہیں تو یاد رکھیں کہ یہ خالصتاً دینی اجتماع ہے۔ ایک بہت بڑا مقصد ان جلسوں کا اپنی روحانیت میں اضافہ کرنا ہے۔ قرآن و حدیث کی باتیں سننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ پیدا کرنا ہے۔ اپنے ان بہنوں بھائیوں سے ملنا ہے جن سے ملنے کے بعض دفعہ موقعے نہیں ملتے۔ اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر تمام دنیاوی باتوں کو چھوڑ کر صرف دعاؤں پر زور دیں اور اسی کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ سب وہ مقصد حاصل کرنے والی ہوں جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا تھا۔ اور ہم سب محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ آمین۔

❁❁❁❁❁

سیرالیون میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: رضوان احمد افضل۔ مربی سلسلہ سیرالیون)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کو امسال اس دن کو نہایت شان و شوکت سے منانے کی توفیق ملی۔ اس مقصد کے لئے محترم امیر صاحب نے ایک ماہ قبل ہی تمام مربیان کو ہدایات دیں کہ اس دن کی مناسبت سے بھرپور پروگرامز ترتیب دیں۔ چنانچہ تمام مربیان نے نہایت کامیاب پروگرامز کا انعقاد کیا۔ ان میں سے کئی ایک پروگرامز میں محترم امیر صاحب نے خود شرکت کی۔ احباب جماعت نے نہایت جوش و خروش سے ان جلسوں میں شمولیت کی۔

اس دن کے حوالے سے امسال سیرالیون کے طول و عرض میں ٹوٹل 82 جلسہ جات کا انعقاد ہوا جن میں 15442 احمدی احباب جن میں سے تقریباً 3500 نومبایعین اور 1000 کے قریب غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ پیراماؤنٹ چیفس، غیر از جماعت ائمہ، چیئرمین ٹاؤن کونسلرز اور کئی ایک بڑے سرکردہ لوگوں نے ان جلسوں میں شرکت کی۔ بہت سے علاقوں میں لوگوں کی تواضع کھانے سے کی گئی۔ ان میں سے بعض پروگرامز ریڈیو پر بھی نشر ہوئے کئی ایک افراد نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اس طرح خدا کے فضل سے یہ جلسہ جات نہایت کامیاب رہے۔ الحمدللہ۔ ان میں سے بعض جلسوں کی روئیداد اس طرح ہے۔

Masiaka

مشاکا، فری ٹاؤن ہیڈ کوارٹر سے 45 میل کے فاصلہ پر ایک تیزی سے بڑھتی ہوئی جماعت ہے۔ یہاں ہائی وے پر 22 ایکڑ جگہ جماعت کے پاس ہے جہاں جماعت کا پرائمری سکول ہے یہاں حال ہی میں حضور انور نے مسجد بنانے کے لئے ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے 23 مارچ کی صبح مکرم محترم امیر صاحب نے ایک پروقار تقریب میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اس موقع پر پیراماؤنٹ چیف، چیفڈم سپیکر، 15 دیہات کے نمائندہ احمدی ائمہ کرام اور احباب جماعت اور مشاکا کی تین مساجد کے غیر احمدی امامز بھی موجود تھے۔ سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد مکرم امیر صاحب نے 23 مارچ کے مبارک دن کے حوالے سے خطاب فرمایا اور احباب جماعت کو اس دن کی اہمیت کے حوالے سے نصائح فرمائیں۔ اس موقع پر حاضری 500 سے زائد رہی۔ تقریب کے اختتام پر سب احباب کی خدمت میں وافر کھانا پیش کیا گیا۔

Gbendembu

مورخہ 29 مارچ کو محترم امیر صاحب ریجنل ہیڈ کوارٹر بینڈے بو پہنچے۔ یہاں جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جلسہ صبح 11 بجے شروع ہوا۔ جلسہ سے قبل لاؤڈ سپیکر پر حضرت مسیح موعودؑ کی نظمیں کیسٹ پر سنائی گئیں۔ یہ جلسہ مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ سب سے پہلے مقامی مشنری صاحب نے ایک مقامی زبان ٹمنی میں ظہور امام مہدی کے حوالے سے تقریر کی اس کے علاوہ ریجنل مشنری بینڈے بو، ریجنل مشنری مکینی نے بھی تقاریر کیں۔ مکرم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض و غایت بیان کی۔ دوران جلسہ احباب جوش سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے۔ ملحقہ چیفڈم کے چیف امام صاحب بھی جلسہ میں موجود تھے۔ انہوں نے جماعت کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ صبح سے اللہ، رسول ﷺ اور قرآن کی باتیں سن رہے ہیں۔ لوگ غلط کہتے ہیں کہ احمدیت اسلام نہیں ہے۔ میرا آپ لوگوں کو پیغام ہے کہ احمدیت ہی اسلام ہے۔ جلسہ میں حاضری 460 رہی 21 دیہات سے احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی بعض خواتین اور مرد 22 میل کا فاصلہ پیدل طے کر کے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ 20 عیسائی 55 غیر از جماعت اور 39 نومبایعین بھی اس میں شریک ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر سب احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

Gbonkobana

مورخہ 30 مارچ کو محترم امیر صاحب بونکو بانا تشریف لے گئے یہاں ایک بڑے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا اہتمام تھا۔ اس جلسہ میں 635 احباب نے شرکت کی۔ جن میں 50 غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔ محترم امیر صاحب نے جماعت کے قیام کا مقصد 23 مارچ کے حوالے سے احباب کے سامنے بیان کیا۔ مکرم امیر صاحب کے خطاب کے فوراً بعد ایک گاؤں کے چیف امام اور ٹاؤن چیف نے جلسہ میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ آج سے ہم اور ہمارا پورا گاؤں احمدی ہیں۔ یہ گاؤں لمبے عرصہ سے زیر تبلیغ تھا مگر یہ لوگ بیعت نہیں کرتے تھے مگر خدا کے فضل سے اس دن انہوں نے سرعام احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ الحمدللہ۔

Makeni

مکینی ریجن میں بھی یہ دن بہت ذوق شوق سے منایا گیا۔ اس سلسلہ میں 23 مارچ کو ریجنل مشنری مکینی نے ایف۔ ایم ریڈیو مکینی پر ایک گھنٹہ کے live پروگرام میں اس دن کے حوالے سے لوگوں کو پیغام پہنچایا۔ اسی طرح انہوں نے جماعت کے بارے میں اٹھنے والے اعتراضات کے حوالے سے بھی گفتگو کی۔ اسی شام احمدیہ سیکنڈری سکول میں اس حوالے سے ایک جلسہ کا اہتمام ہوا جس میں 200 افراد نے شرکت کی۔

اسی ریجن کے ایک اور ٹاؤن میں اس دن کے حوالے سے احباب جماعت نے مارچ پاسٹ کیا جس میں 300 سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد سکول کے میدان میں جلسہ ہوا جس میں C. T. A چیئرمین نے بھی تقریر کی۔

Kabala

اسی ریجن میں ایک پرفضا مقام ہے یہاں احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول ایک جانا پہچانا ادارہ ہے یہاں بھی یہ دن اسی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ سکول کے بچوں نے پورے ٹاؤن میں مارچ پاسٹ کیا جس میں 800 طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ اس کے بعد سکول کے کمپاؤنڈ میں جلسہ ہوا جس میں علاقے کے بڑے بڑے لوگ شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں ریجنل مشنری مکینی نے جماعت کا تعارف کروایا اور 23 مارچ کی اہمیت کے حوالے سے بتایا۔ اس اجلاس میں بھی C.T.A. چیئرمین اور ٹاؤن کونسلر نے تقریر کی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 900 رہی۔ اس کے علاوہ اس ریجن میں اور کئی علاقوں میں اس حوالے سے جلسوں کا اہتمام کیا گیا۔

Freetown

یہاں 18 جلسے منعقد ہوئے اور خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔ جن سے ایک بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت نے فائدہ اٹھایا۔

فری ٹاؤن کے مضافات میں خوبصورت پہاڑیوں کے درمیان واقع جماعت موگبیا جو کہ بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے اس جماعت نے بھی اس دن کے حوالے سے جلسہ کا انعقاد کیا۔ اس دن کی اہمیت کے حوالے سے انہوں نے فیصلہ کیا کہ قریب کی غیر از جماعت مساجد کے اماموں کو بھی دعوت دی جائے۔ چنانچہ 4 احمدی جماعتوں کے علاوہ 12 غیر از جماعت معززین اور اماموں سمیت 120 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اجلاس خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ اجلاس کے اختتام پر ایک غیر احمدی نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ جماعت احمدیہ سیرالیون میں جو کچھ کر رہی ہے ہم اس سے اتنے مطمئن ہیں کہ جب بھی احمدیہ جماعت کی طرف سے دعوت آتی ہے ہم دیگر پروگرام منسوخ کر کے بھی شامل ہوتے ہیں، ہماری دعا ہے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ ترقی کرتی رہے۔

Portloko

باقی ریجنز کے ساتھ ساتھ پورٹ لوکو ریجن میں بھی اس دن کے حوالے سے جلسوں کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں پورٹ لوکو کی ایک نومبائع جماعت Foindu میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ اس میں 10 جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی جس میں کئی ایک غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا یہاں ایک مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں میں ایک خاص جوش و خروش تھا۔ جلسہ میں ریجنل مشنری، سرکٹ مشنری اور احمدیہ چیف امام نے تقاریر کیں۔ جلسہ کے دوران لوگ جوش سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے۔ جلسہ کے اختتام پر سب افراد کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کی حاضری 250 رہی۔

اسی ریجن کی ایک اور جماعت Maforky میں بھی اسی طرح جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ مسجد کا سنگ بنیاد، 7 جماعتوں کی نمائندگی، تقاریر، لوگوں کا جوش و خروش، نعرہ ہائے تکبیر اس جلسہ میں بھی نمایاں تھے۔ اس جلسہ کے اختتام پر بھی احباب جماعت کے لئے وافر کھانا تیار کیا گیا تھا۔ اس اجلاس کی حاضری 150 رہی۔

Lungi

اس ریجن میں 12 جلسوں کا اہتمام کیا گیا۔ سرکٹ مشنریز کو اس حوالے سے خصوصی ہدایات دی گئیں۔ اور احباب جماعت تک پیغام کو احسن طور سے پہنچانے کا انتظام کرنے کا کہا گیا۔ اس ریجن کی ایک جماعت کارینے ٹاؤن میں جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سیکشن چیف اور دوسرے سرکردہ احباب نے شرکت کی اس جلسہ میں کل 125 افراد نے شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر احباب کی کھانے سے تواضع کی گئی۔ اس ریجن میں بھی خدا کے فضل سے اس دن کی مناسبت سے نہایت کامیابی سے جلسوں کا انعقاد ہوا۔

Kenema

اس ریجن میں سکولوں اور احباب جماعت نے نہایت جوش و خروش سے اس دن کو منایا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول میں اس دن کے حوالے سے نہایت کامیاب جلسہ ہوا اسی طرح جماعتوں میں بھی کامیاب جلسوں کا انعقاد ہوا۔

Daru

یہاں یوم مسیح موعود کے حوالے سے 3 جلسوں کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے سامنے اس دن کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا اور قیام جماعت کی غرض و غایت کے حوالے سے روشنی ڈالی گئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان جلسوں کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام کارکنان کو جزاء نیز کام میں مزید بہتری پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁

خطبہ جمعہ

لندن میں مختلف ٹرینوں اور بسوں میں بم دھماکوں کی شدید مذمت۔ظلم و بربریت کے ان واقعات میں اگر کوئی مسلمان کہلانے والا گروہ یا تنظیم ملوث ہے تو اس نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔

جب بھی کہیں ظلم کا کھیل کھیلا گیا ہے جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اس سے بیزاری ،نفرت اور کراہت کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ، ہر ملک میں جس کی طرف سے بھی ایسے ظالمانہ فعل ہو رہے ہیں ان کی خود پکڑ فرمائے ۔

مشرقی افریقہ اور کینیڈا کے حالیہ دوروں کے دوران مساجد کی تعمیر اور نماز سینٹرز کے قیام کے سلسلہ میں جماعتی مساعی اور جماعت کی شاندار اور غیر معمولی مالی قربانیوں پر اظہار مسرت۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے U.K کی جماعت بھی اخلاص اور قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔

جماعت احمدیہ .U.K کو جلسہ کے لئے اب کوئی وسیع جگہ مستقل تلاش کرنی ہوگی۔ جب اس جگہ کو خریدنے کا وقت آئے گا تو جماعت .U.Kنے اس کو اپنے وسائل سے ہی خریدنا ہے ۔اس لئے اپنی ہمتوں کوبڑھائیں۔

امسال نئی جگہ جلسہ سالانہ .U.K کے انعقاد کے حوالہ سے بعض ممکنہ دقتوں کے پیش نظر اہم نصائح اور خصوصی دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز–فرمودہ 08/جولائی 2005ء(08/وفا1384ہجری شمسی)بمقام مسجد بیت الفتوح،لندن۔(برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ تقریباً دو ماہ سے مَیں دورہ پہ رہا ہوں۔ چند دن یہاں گزارے پھر چلا گیا۔تو ان دوروں کا جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں،عموماً جماعت میں دوروں کی وجہ سے ترقی کی طرف قدم بڑھانے کا رجحان بڑھتا ہے۔ یہ ترقی خواہ تربیتی لحاظ سے ہو، مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے لحاظ سے ہو یا تبلیغی میدان میں ہو۔جب ایک جگہ پر ٹھہراؤ کی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے تو پھر اس تعلق کی وجہ سے جو جماعت کو خلافت سے ہے براہ راست رابطے کی وجہ سے ،اس ترقی میں قدم جو بڑھ رہے ہوتے ہیں ان میں تیزی پیدا کرنے کی کوشش اور زیادہ شروع ہو جاتی ہے۔ اکثر خطوں میں متعلقہ ملکوں کے احمدی جہاں جہاں بھی دورے ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں۔ چاہے وہ افریقن احمدی ہوں یا دوسرے ملکوں کے جہاں بھی گیا۔تو یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد آپؑ کو ماننے والی اس پیاری جماعت کے لوگوں میں اس تعلیم کی وجہ سے جس کو لوگ پہلے بھول چکے تھے اور جس کو آپؑ نے دوبارہ ہمارے سامنے رکھا جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی خواہش پیدا ہوئی اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کی روح افراد میں پیدا ہوئی۔ یہ نظارے ہمیں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔افریقہ میں بھی اور کینیڈا میں بھی۔ اکثر ملنے والوں نے زبانی اور بہت سے لوگوں نے خطوط کے ذریعے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے بلکہ دنیا میں ہر جگہ، ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرکے، خدا سے زندہ تعلق جوڑ کر، اُس مقصد کو حاصل کرنے والے ہو جائیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ کیونکہ اب دنیا میں خدا کی طرف لانے کے لئے ،دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ، یہ انتہائی ضروری ہے کہ اسلام کی وہ خوبصورت تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے اور وہ خوبصورت تصویر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائی ہے، اس کو نہ صرف اپنے پر لاگو کریں، اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، بلکہ دنیا کو بھی اس سے روشناس کرائیں۔ان کو بھی بتائیں کہ دیکھو چند ایک سر پھرے، اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے بہرہ لوگ جو بظاہر اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن اسلام کی اس صحیح اور خوبصورت تعلیم سے اُن کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ جو بظاہر اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن اس محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمینؐ سے اُن کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو حسن و احسان کا پیکر تھا، وہ تو مظلوموں اور معصوموں بلکہ دشمنوں تک، بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کے لئے رحمت تھا۔اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ان چیزوں سے کوئی بھی تعلق نہیں تھا جو آج کے سر پھرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو کر کرتے ہیں۔

اب یہاں کل ہی لندن میں جو مختلف ٹرینوں میں اور بسوں میں واقعہ ہوا ہے، جو ظلم اور بربریت کی ایک مثال قائم کی گئی ہے، کیا یہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے؟ مَیں نہیں سمجھتا کہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والا شخص ایسی حرکت کرسکتا ہے۔ بہرحال یہ جس تنظیم یا جس گروہ نے بھی کیا اگر یہ مسلمان کہلانے والا گروہ ہے تو اس نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر، ان بیہودہ اور ظالمانہ فعلوں سے اپنے آپ کو بچالیا ہے۔اور جب بھی کہیں ظلم کا کھیل کھیلا گیا ہے، جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اس سے بیزاری، نفرت اور کراہت کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ اسلام تو انسانیت کی اقدار قائم کرنے کے لئے آیا تھا، نہ کہ معصوموں کی جانیں لینے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور دنیا کو اس ظلم سے بچائے۔ بہرحال ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے اندر تبدیلیوں کے ساتھ اسلام کی خوبصورت تعلیم سے دنیا کو بھی آگاہ کرے، دنیا کو بھی بتائے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ، ہر ملک میں، جس کی طرف سے بھی ایسے ظالمانہ فعل ہو رہے ہوں ان کی خود پکڑ فرمائے اور ہمیں ہمیشہ سیدھے راستے پر چلائے رکھے۔

تو ذکر مَیں کر رہا تھا دوروں کے بارے میں۔ ساتھ ہی یہ بات آ گئی کہ اس تعلیم کو دنیا میں پھیلانا چاہئے، یہ تعلیم ہے۔تو اس ضمن میں جو مختلف جگہوں پر دوروں کے دوران بعض جماعت نے نئے کام شروع کئے اور جو قربانیاں، خاص طور پر مالی قربانیاں دیں، ان کے بارے میں اب اس وقت مَیں ذکر کروں گا۔ اپنے دوروں کے دوران احمدیوں میں تبدیلیوں کی اور ان قربانیوں کی جو جماعت کے افراد نے اپنے وسائل کے لحاظ سے کیں اور کر رہے ہیں۔ مَیں مساجد کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ چند سالوں میں، دنیا کی مختلف جماعتوں میں مساجد کی تعمیر کی طرف یا بڑی عمارت خرید کر ان کو مسجدوں میں

تبدیل کرنے یا نماز سینٹر قائم کرنے اور خرید کر قائم کرنے کی طرف رجحان کافی بڑھا ہے۔

چنانچہ اُس دورے کے دوران بھی پہلے جو افریقہ کا دورہ ہوا مختلف افریقہ کے ممالک میں چار مساجد کا سنگ بنیاد رکھا اور چھ نئی مساجد کا افتتاح ہوا۔ افریقہ میں تو بہت غربت ہے، تھوڑا بہت اپنے وسائل سے لوگ اپنی مسجدوں کی تعمیر میں حصہ ڈالتے ہیں۔ بہرحال اپنے لحاظ سے جس قدر قربانی اور اخلاص کا وہ اظہار کر سکتے ہیں کرتے ہیں۔ اُن ملکوں میں زیادہ تر مرکزی طور پر یا یہ بھی ہوا ہے کہ بعض دوسرے ملکوں کے مخیّر حضرات نے مسجدوں کی تعمیر میں حصہ لیا ہے، اور لے رہے ہیں۔ U.K. کے بھی بعض افراد ان میں شامل ہیں۔ مشرقی افریقہ میں عموماً احمدی اتنے خوشحال نہیں ہیں جیسے مغربی افریقہ میں ہیں۔ وہاں تو ایک ایک احمدی خود بھی بڑی بڑی مساجد تعمیر کروا دیتا ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا مشرقی افریقہ کے رہنے والے احمدیوں کے وسائل عموماً اتنے نہیں ہیں۔ لیکن کینیا میں مثلاً ایشین احمدی یا پاکستانی، ہندوستانی Origin کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے رہا ہے اور وہ مساجد کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ بلکہ بعض مساجد جن کی مَیں نے بنیادیں رکھی ہیں ان کی تعمیر کا مکمل خرچ ان میں سے ایک ایک آدمی نے یا ان کی ایک فیملی نے برداشت کیا ہے۔ اسی طرح یوگنڈا میں بعض احمدیوں کے حالات کچھ نسبتاً بہتر ہیں تو وہاں بھی افریقن احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں بڑھ کے حصہ لے رہے ہیں۔ ایک افریقن احمدی نے ایک بڑی اچھی مسجد بنوانے کا وعدہ کیا ہے بلکہ شروع بھی کروا دی ہے۔ اس کی بنیاد مَیں نے رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کو جزا دے، ان کی توفیقوں کو بڑھائے اور ان کے ایمان اور اخلاص میں ان کو ترقی دیتا چلا جائے۔

پھر اس کے بعد مَیں نے کینیڈا کا دورہ کیا ہے، کل ہی وہاں سے واپس آیا ہوں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایمان اور اخلاص میں بڑھ رہی ہے۔ مالی قربانیوں کے لئے بھی ایک جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے اخلاص کو بھی بڑھاتا چلا جائے اور ہر فردِ جماعت کو تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین مساجد کے سنگ بنیاد رکھے گئے۔ پہلا سنگ بنیاد وینکوور (Vancouver) میں رکھا گیا۔ یہ سمندر کے کنارے، پہاڑوں میں گھرا ہوا ایک خوبصورت شہر ہے۔ دریا کے کنارے جماعت نے چند سال قبل ایک رقبہ خریدا تھا جس میں ایک عمارت بنی ہوئی تھی اور اس میں ایک چھوٹا سا ہال بھی تھا جس میں آجکل نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ یہاں باقاعدہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اس مسجد کا نام بیت الرحمٰن رکھا گیا ہے۔ اس مسجد کا خرچ برداشت کرنے کا وعدہ بھی ایک مخلص احمدی دوست نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اس مسجد کا خرچ تقریباً ساڑھے تین چار ملین ہے، یعنی پینتیس، چالیس لاکھ ڈالرز۔ اور وہ اکیلے آدمی نے برداشت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد تکمیل کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر کیلگری کینیڈا کا ایک بڑا شہر ہے۔ یہاں بھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنگ بنیاد کے وقت ایک بڑی اچھی تقریب ہوئی اور ان کے ممبر آف پارلیمینٹ اور شہر کے معززین دوست آئے، بلکہ صوبے کے گورنر بھی آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح وینکوور میں بھی دوست، معززین اور پارلیمینٹ ممبران آئے ہوئے تھے۔ کینیڈا میں عموماً جماعت کا ایک اچھا اثر قائم ہے۔ اور ان دونوں شہروں میں بھی باقی کینیڈا کی طرح جماعت کا بڑا اچھا اثر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیک اثر ہمیشہ قائم رکھے اور جماعت کو توفیق دے کہ اس میں مزید ترقی ہو اور اس نیک تاثر کے نیک اثرات بھی ظاہر ہوں اور وہاں کے احمدی ان لوگوں کو بھی اسلام کی روشنی سے منور کرنے کے قابل ہو سکیں۔ تو کیلگری میں مسجد کے سنگ بنیاد کا ذکر ہو رہا تھا۔ یہ منصوبہ بھی بڑا ہے۔ میرا خیال ہے کینیڈا کی یہ سب سے بڑی مسجد ہو گی۔ تقریباً چھ سات ملین ڈالرز کا خرچ ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے احمدی احباب کو توفیق دے، ان کی توفیقوں کو بڑھائے اور جلد انہیں یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دے۔ بنیاد رکھی ہے انشاء اللہ کام شروع ہو جائے گا۔ جس جوش اور درد کے ساتھ وہاں کے لوگوں نے اپنے وعدے پورے کرنے اور بڑھا کر پورے کرنے کا اظہار کیا اور دعا کے لئے کہا مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی مسجد کی تعمیر بھی مکمل ہو جائے گی، اور کوئی مالی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اس مسجد کا نام ''بیت النور'' رکھا گیا ہے۔

پھر ٹورانٹو کے پاس ایک جگہ ہے۔ بریمپٹن (Brampton)، یہاں بھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ یہاں کچھ روکیں ابھی حائل ہیں، جیسا ان ملکوں میں ہوتا ہے، بعض اجازتیں لینی ہوتی ہیں۔ بعض ہمسایوں کی طرف سے روکیں ہیں۔ بہرحال بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ روکوں کو دور فرمائے اور یہاں بھی مسجد کی تعمیر جلد شروع ہو جائے۔ پھر کینیڈا کی جماعت نے ایڈمنٹن، لائیڈ منسٹرز اور سسکاٹون وغیرہ میں مساجد کے لئے پلاٹ خریدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑے بڑے پلاٹ ہیں۔ دس، بیس اور تیس ایکڑ کے۔ یہاں بھی جلد اللہ کرے ان کو مساجد کی تعمیر کی توفیق ملے۔ تو جو پہلی جگہیں ہیں وینکوور اور کیلگری کیونکہ یہ شہر کے اندر ہیں۔ یہ پلاٹ میرا خیال ہے چار پانچ ایکڑ کے ہیں۔ باقی جگہ کھلی جگہوں کے پلاٹ ہیں۔ ان بڑے پلاٹوں کا یہ فائدہ ہے کہ بہت ساری چیزوں کے لئے ہمیں جو ضرورت پڑتی ہے، جماعت کے فنکشنز کے لئے وہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

پھر کینیڈا کی جماعت نے دو سنٹرز خریدے ہیں جہاں بڑی اچھی مضبوط عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ بلکہ ایک جگہ Darham میں تو ایک چھوٹا سا قلعہ نما گھر بنا ہوا ہے۔ کسی ہالینڈ کے باشندے نے بنایا تھا۔ اور اس کے بعد اس نے دے دیا۔ بڑا مضبوط بنا ہوا ہے اور اس کے ساتھ رقبہ بھی تقریباً سترہ، اٹھارہ ایکڑ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اچھی مضبوط عمارت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی جماعت کے پیسے کو، قربانی کرنے والوں کے پیسے کو، اس طرح برکت دی ہے اور ان سے اس طرح استعمال کرواتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ یہ قلعہ نما گھر جو ہے، 18 ایکڑ زمین کے ساتھ یہ تقریباً ایک ملین ڈالر کا خریدا گیا ہے اور اس کا خرچ بھی صرف ایک آدمی نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسے مخلص دوست دیئے ہیں جو خرچ برداشت کرتے ہیں۔ اور جماعت کو بڑے سستے داموں یہ زمین مل گئی ہے جبکہ اس کی اب قیمت تقریباً اس سے ڈیوڑھی ہو چکی ہے۔ تو ان سب خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جزا دے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، یہ عمارت بھی جو خریدی گئی ہے یہ اتفاق سے قبلہ رخ بنی ہوئی عمارت ہے۔ اس لئے مسجد کے طور پر بھی فوراً اس کا استعمال شروع ہو چکا ہے۔ اور مزید تھوڑی سی تبدیلیاں ہونی ہیں۔ اس میں علاوہ کمروں کے دو بڑے بڑے ہال ہیں اور ایک ہال تو خیر سوئمنگ پول کا ہے، اس میں کچھ تبدیلی کر کے اس کو نماز کے ہال کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کیا جائے گا اور ان دونوں میں تقریباً چار پانچ سو نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

پھر کارنوال میں ایک عمارت جس کو مسجد کی شکل دے دی جائے گی خریدی گئی ہے۔ یہ بھی ماریشس کے احمدی ڈاکٹر ہیں انہوں نے خرید کے دی ہے۔ تقریباً 3 لاکھ ڈالرز میں۔ تو یہ کارنوال کا قصبہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اس لئے یہاں اس ضرورت کے تحت تھوڑی زمین اور عمارت خریدی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں جماعت کو بھی توفیق دے کہ جو اپنے نیک نمونے قائم کرنے کا اصل مقصد ہے اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے کا، وہ قائم کریں اور قصبے میں مقامی لوگوں کی بھی ایک مضبوط جماعت قائم کرنے کے قابل ہو سکیں۔

تو بہرحال یہ عجیب نظارے جماعت کی قربانیوں کے دنیا میں نظر آتے ہیں۔ جہاں دنیا اپنے پیسے کھیل کود میں ضائع کر رہی ہوتی ہے، وہاں احمدی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے پیسے کا استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ آج اس کو یہ فہم اور ادراک ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ہی اس کی بہتری اور بھلائی ہے۔ کیونکہ کھیل کود میں خرچ کیا ہوا پیسہ تو ضائع ہو جاتا ہے، لہو ولعب میں خرچ کیا ہوا پیسہ تو ضائع ہو جاتا ہے، لیکن خدا کی راہ میں خرچ کئے ہوئے پیسے کے ضائع ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ لوٹاتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کیا جا رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ادھار نہیں رکھتا۔ اور نہ صرف ادھار نہیں رکھتا بلکہ کئی گنا بڑھا کر احسان کر کے دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ:273) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ ہدایت دینا تجھ پر فرض نہیں ہے۔ یہ ہدایت اللہ نے لوگوں کو دینی ہے۔ لیکن فرمایا اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور پھر جب ہدایت دیتا ہے۔ اور آگے فرمایا کہ جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہارے اپنے ہی فائدے میں ہے۔ جبکہ تم تو اللہ کی رضا جوئی کے سوا کبھی خرچ نہیں کرتے اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہدایت دینا اور ہدایت پہ قائم رکھنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو ہدایت دیتا ہے، جیسا کہ دوسری جگہ ذکر آیا کہ ﴿اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

لیڈیز کپڑے کی مکمل کولیکشن

اب آپ سے صرف ایک Click دور!

انٹرنیٹ سے ابھی چوائس کریں اور پوری دنیا میں گھر بیٹھے ڈلیوری پائیں

www.woostyles.co.uk

Terms and Conditions applied

وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ﴾ (البقرۃ:04) کہ غیب پر ایمان بھی لاتے ہیں، نمازیں قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پس اگر ان چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے، عمل کرتے ہوئے، سیدھے راستے پر چلنے کی کوشش کرتے رہو گے، تو اللہ تعالیٰ بھی سیدھے راستے پر چلائے گا۔ اس آیت میں جو مَیں نے پہلے پڑھی ہے اس میں اس بات کا ذکر فرمایا کہ اگر اللہ پر ایمان لانے والے اس بات کو سمجھ لیں اور اس کے لئے کوشش کریں کہ یہ ہدایت پانے کے کیا طریق اختیار کرنے ہیں جن میں سے ایک طریق تو بتایا گیا کہ مال خرچ کرنا بھی ہے تو ہدایت پر قائم رہو گے اور دوسری نیکیاں کرنے کی بھی توفیق ملتی رہے گی۔

اور اس زمانے میں جب مال بے انتہا عزیز ہو چکا ہے یا اس کو جمع کرنے کا شوق ہے یا نفسانی لذات کی خاطر خرچ کرنے کا شوق ہے۔ تو اس زمانے میں جو مال تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے، آج جو مال تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے، وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے والا ہو گا۔ اور اللہ ایسے لوگوں کو جو اللہ کی رضا کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ ہدایت پر قائم رکھتا ہے۔ اس کا اس مال کے خرچ کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ خرچ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اپنے فضلوں سے حصہ دیتے ہوئے ہدایت پر قائم رکھتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ جس طرح اولین کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرما دیا کہ اب میری ہدایات پر چلنے کے بعد تمہارے سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہو گا جو میری مرضی کے خلاف ہو، جیسا کہ اس آیت میں فرمایا، میری رضا کی خاطر خرچ کرتے ہیں، اس کے علاوہ خرچ ہی نہیں کرتے اس لئے تمہارے خرچ صرف میری مرضی حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ تو اسی طرح ہمیں آخرین کو پہلوں سے ملنے کی خوشخبری دے کر یہ بتا دیا کہ آج تم بھی اگر اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس طرح خرچ کرو جس طرح اولین نے کئے تھے اور وہ یہ کہ تمہارے خرچ اس کی رضا حاصل کرنے کے علاوہ اور کسی مقصد کے لئے نہ ہوں۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ایسے ہیں جن کی سوچ ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرنا ہے۔ اور پھر جب اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ ہو رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس پیسے کو اپنے پاس نہیں رکھ لیتا بلکہ جیسا کہ آیت میں ذکر آیا، ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ہدایت تمہارے لئے مستقل حصہ بن جائے گی، تم مستقل ہدایت پہ قائم رہو گے۔ ایک دفعہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ انعام دیا ہے کہ احمدیت کو قبول کر لیا تو اس پر قائم رہنے کے لئے یہ خرچ تمہیں ایک سہارے کا کام دیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اب اس ذریعہ سے تمہیں خود ہدایت دے گا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہ کئی گنا ہو کر واپس مل جائے گا۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو کسی سے کوئی زیادتی نہیں کرتا بلکہ زیادتی کا کیا سوال ہے اللہ تعالیٰ تو احسان کرنے والوں میں سے ہے۔ جیسا کہ کہتا ہے کہ مَیں بڑھا کے دیتا ہوں اور سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا کے دیتا ہوں۔

تو جو احمدی اس جذبے سے چندے دیتے ہیں، اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں۔ اور جنہوں نے یہ نکتہ سمجھ لیا وہ یہ پرواہ نہیں کرتے کہ کتنے ملین ڈالرز یا کتنے ملین پونڈ خرچ ہو رہا ہو گا، وہ بے دھڑک خرچ کرنے والوں میں سے ہوتے ہیں۔ تو مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور یہ فضل اس بات کی فعلی شہادت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کو قبول کر لیا ہے، اور کئی گنا بڑھا کر دیا۔ اور یہ ہر اس احمدی کے لئے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا، آپؑ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ایک عملی دلیل ہے جس کو احمدی اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور یہ بات ایمان میں مزید پختگی پیدا کرتی ہے کہ یقیناً ہم ہی وہ آخرین ہیں جن کے پہلوں کے ساتھ ملنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ غرض اگر غور کریں تو ہر سچے احمدی کا اپنا وجود ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور اس بات پر گواہ ہے کہ وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے والے لوگ ہیں۔

مالی قربانیوں کے ضمن میں U.K. جماعت کا بھی ذکر کر دوں۔ دنیا یہ نہ سمجھے کہ دوروں سے بس باہر کی جماعتیں ہی فائدہ اٹھا رہی ہیں اور یو کے میں گزشتہ بیس بائیس سال سے یہاں خلافت کا مرکز ہے اس قرب کی وجہ سے شاید یہ لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے یا بھول گئے ہیں، یا اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔ اگر یہ غلط فہمی ہے کسی کی تو دور کر لینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے U.K. کی جماعت بھی قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی ہے اور ہر آواز پر، ہر تحریک پر، صف اول میں شمار ہونے والوں میں ہے۔ یہاں بھی اخلاص اور نیکیوں میں بڑھنے کے نمونے اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہیں جو ہمیں دوسری احمدی دنیا میں نظر آتے ہیں۔ خلافت سے محبت و عشق ان میں بھی کم نہیں، جس کے نظارے ہمیں مختلف اوقات میں، مختلف جگہوں پر نظر آتے ہیں۔ جس طرح ان لوگوں نے گزشتہ بیس بائیس سال میں، بلکہ تئیس سال میں، خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے مستقل بعض کام کئے ہیں اور کر رہے ہیں اور والنٹیئرز یا عارضی کارکنان کے ذریعہ سے یہ سب کام سنبھالے ہوئے ہیں یہ انتہائی قابل قدر چیز ہے۔ پس آپ U.K. والے بھی، جو یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، جو باتیں مَیں دوسری دنیا کی اپنے دوروں کی بیان کر رہا ہوتا ہوں، سن کر مایوس نہ ہو جایا کریں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ آپ بھی ماشاء اللہ قربانیوں میں بڑھنے والوں میں شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب اس مسجد کو بنانے کی تحریک کی تھی تو U.K. کی جماعت نے بھی ماشاء اللہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پھر بعض وجوہ کی وجہ سے جب خرچ تقریباً دوگنے کے قریب ہو گیا، زیادہ ہو گیا، دوبارہ تحریک کرنی پڑی تو آپ لوگ تھک کر بیٹھ نہیں گئے تھے۔ حضورؒ کی تحریک پر دوبارہ اسی طرح بڑھ چڑھ کر آپ نے حصہ لیا اور یہ خوبصورت اور ایک شاندار مسجد یورپ کے دل میں بنا دی۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس میں باہر کی جماعتوں نے بھی حصہ لیا، ان کی بھی قربانیاں شامل ہیں لیکن U.K. کی جماعت بھی کسی سے پیچھے نہیں رہی، بلکہ بہت بڑا حصہ ان کا ہے۔ اور ابھی تک بعض چھوٹے کام ہو رہے ہیں اور مستقل خرچ ہو رہے ہیں تو دنیا کو پتہ ہونا چاہئے کہ یہ ابھی تک اس مسجد پر خرچ کر رہے ہیں۔

پھر برمنگھم میں گزشتہ سال ایک خوبصورت مسجد بنی۔ وہاں کی جماعت نے بھی اپنے شہر میں مسجد بنا کر ایک خوبصورت اضافہ کیا۔ پھر جب مَیں نے ہارٹلے پول اور بریڈفورڈ کی مسجد کے لئے تحریک کی تو پھر U.K. کی جماعت نے غیر معمولی قربانیاں دیں۔ انصار اللہ نے بھی، لجنہ نے بھی اور دوسری جماعت کے افراد نے بھی۔ تو یہ جو ہر جگہ غیر معمولی قربانی کے نظارے ہمیں یہاں بھی نظر آتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ سے پیار اور اس کی رضا حاصل کرنے کی طرف قدم ہی ہیں نا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو اپنی پسندیدہ چیزیں، اپنی محبوب چیزیں خرچ کرو۔ تبھی پتہ چلے گا کہ واقعی تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کر رہے ہو کہ نہیں۔ ورنہ تو یہ تمہارے دعوے ہوں گے کہ ہم نیکیوں کی طرف قدم بڑھانے والے ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾۔ (آل عمران:93)۔ یعنی تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو۔ تو یہاں اس حکم میں بھی جماعت نے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس حکم کے مطابق خرچ کرنے کے نمونے جہاں ہمیں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور دوسرے ملکوں میں ملتے ہیں وہاں یو۔کے بھی کسی سے کم نہیں ہے۔ مردوں اور عورتوں نے بڑھ چڑھ کر یہ نمونے قائم کئے ہیں۔ خاص طور پر مَیں عورتوں کا ذکر کروں گا۔ ان کی پسندیدہ چیز زیور ہوتی ہے جس کو وہ بڑے شوق سے بناتی ہیں اور ان کے لئے سب سے پسندیدہ مال یہی ہے۔ لیکن احمدی عورت جس کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی مقصود ہے اس نے ہمیشہ اپنی اس پسندیدہ چیز کو جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پیش کیا۔ اور احمدیت کی تاریخ میں ابتداء سے لے کے آج تک کرتی چلی آ رہی ہیں۔ اور U.K. کی عورتوں نے بھی یہ نظارے ہمیں دکھائے ہیں۔ ایسی عورتیں بھی ہیں جنہوں نے ہر تحریک پر اپنا کوئی نہ کوئی زیور نکال کر پیش کر دیا۔ یہاں تک کہ اپنے آخری زیور چوڑیاں یا بالیاں جو بھی تھیں وہ بھی دے دیں، خالی ہاتھ ہو گئیں۔ بعض ان کے پاس بزرگوں کی نشانیاں تھیں وہ بھی پیش کر دیں۔ پھر اگر خاوند نے یا ان کے ماں باپ نے اور زیور بنا کر دیئے تو وہ بھی لا کر پیش کر دیئے۔ کئی ایسی آئی ہیں میرے پاس کہ یہ بھی آپ کسی تحریک میں شامل کر لیں۔ تو یہ مثالیں احمدی عورت میں ہی ہمیں نظر آتی ہیں۔

کینیڈا میں لجنہ کی سیکرٹری مال بڑے جذباتی انداز میں کہنے لگیں کہ یہاں کی عورتوں کے لئے دعا کریں کہ اس طرح مختلف تحریکات میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر اپنے زیور پیش کئے ہیں کہ حیرانی ہوتی ہے کہ کس طرح قرآن کے حکم کے مطابق اپنی پسندیدہ چیز کو پیش کر رہی ہیں۔ تو مَیں نے ان کو یہی کہا تھا کہ یہی تو ایک احمدی عورت کی خوبصورتی ہے، یہی تو اس کا حسن ہے کہ اپنے ظاہری دنیاوی زینت کے سامان کو، اس کو جس سے وہ محبت کرتی ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی زینت بنانے کے لئے اور خدا کے گھر کی تعمیر اور زینت کے لئے قربان کر دیتی ہیں۔ اور یہ نظارے ہمیں احمدی دنیا میں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔

یہ پسندیدہ مال خرچ کرنے والی جہاں ہمیں کینیڈا میں نظر آتی ہیں وہاں U.K. میں بھی، جرمنی میں بھی ہیں، پاکستان جیسے غریب ملک میں بھی ہیں، جہاں غریب کی کل جمع پونجی ایک آدھ زیور ہوتا ہے۔ اور یہ بھی پھر کوئی امید نہیں ہوتی کہ شاید کبھی اور بھی زیور بنانے کا موقع مل جائے۔ لیکن وہ بڑے شوق سے آ

Fozman Foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

کر پیش کرتی ہیں۔غرض دنیا کے ہر ملک میں یہی نمونے نظر آتے ہیں۔اور یہی نشانی ہے زندہ قوموں کی کہ ان کی مائیں، بیٹیاں قربانی کے میدان میں اپنے باپوں، بیٹوں سے پیچھے نہیں رہتیں۔کسی صورت میں بھی پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتیں۔

پس جب تک یہ نمونے قائم رہیں گے، خدا تعالیٰ کی رضا کی اس کی عبادت کرنے کی کوشش اور خواہش رہے گی اور اس پر عمل کرتے رہیں گے۔ ہر احمدی مرد، عورت، بچہ، بوڑھا اپنی عبادتوں کے ساتھ، اپنی مالی قربانیوں کو بھی زندہ رکھے گا، تو انشاء اللہ تعالیٰ، خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہوگا، اس کی رضا حاصل کرنے والا ہوگا اور کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھے گا۔اس کے مال میں بھی برکت پڑے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور اس کی اولاد میں بھی برکت پڑے گی۔

ایک بات اور مَیں یہاں کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں اس ملک میں جب تک حالات کی وجہ سے جلسہ U.K. کو مرکزی حیثیت حاصل رہے گی۔کیونکہ یہ تو یقین ہے کہ یہاں رہائش کی وجہ سے خلیفہ وقت نے شامل ہونا ہے۔باقی ملکوں میں تو ضروری نہیں کہ ہر جلسے میں شامل ہوا جائے تو اس وجہ سے یہاں دنیا کے مختلف ممالک سے بڑی تعداد میں لوگ شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور آتے ہیں۔تو جیسا کہ مَیں نے کہا جب تک اس کی مرکزی حیثیت ہے یا حاصل رہے گی، U.K. جماعت کو زیادہ قربانی دینی پڑتی ہے۔ جس میں مالی قربانی کے علاوہ وقت کی قربانی بھی ہے اور ابھی تک ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذمہ داری کو U.K. کی جماعت نے خوب نبھایا ہے۔اب پھر جلسہ قریب آ رہا ہے، بیس دن رہ گئے ہیں۔ اس سال جماعت نے یہ فیصلہ کیا ہے، اسلام آباد میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے جلسہ کے لئے متبادل جگہ کرائے پر لی گئی ہے۔تو اس سال انشاء اللہ وہاں جلسہ ہوگا۔اور اس کی وجہ سے انتظامات بھی دو جگہ بٹ جائیں گے۔ کچھ انتظامات اسلام آباد میں رہیں گے، کچھ دوسری جگہ پہ چلے جائیں گے۔شاید بعض انتظامی دقتیں بھی پیدا ہوں۔دو جگہ کام کی وجہ سے والنٹیئرز کو شاید بعض شعبہ جات میں زیادہ دقت اور زیادہ توجہ سے کام کرنا پڑے۔تو اُن کو اپنے آپ کو بھی ذہنی طور پر تیار کر لینا چاہئے کہ اس دفعہ ایک نیا تجربہ ہے اس لحاظ سے کچھ مختلف کام کی نوعیت ہوسکتی ہے۔بعض انتظام نئی جگہ پر عارضی ہوں گے، کیونکہ بعض مستقل انتظامات اسلام آباد میں تھے جو وہاں نہیں ہو سکتے، بہت سے کام شاید اس عارضی انتظام کی وجہ سے معیاری نہ ہوسکیں۔ کیونکہ کرائے کی جگہ ہے اس لئے مستقل انتظام بھی نہیں کیا جاسکتا۔

تو کارکنان کو بھی جہاں اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ عارضی انتظام سے کس طرح بھرپور فائدہ اٹھانا ہے وہاں مہمانوں سے بھی مَیں کہوں گا، مہمان آنے بھی شروع ہو گئے ہیں کچھ جلد آنے والے ہیں کہ بعض کمیوں اور خامیوں کو اس سال برداشت کریں جو ہوسکتا ہے کہ پیدا ہو جائیں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی U.K. جماعت کو مَیں اس امر کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ جماعت U.K. کو جلسے کے لئے اب کوئی وسیع جگہ مستقل تلاش کرنی ہوگی۔ملکی جماعت کی انتظامیہ، امیر صاحب وغیرہ اس کے لئے کوشش کر بھی رہے ہیں۔لیکن کتنی جلدی یہ جگہ ملتی ہے؟ پتہ نہیں۔اور اگر جگہ مل گئی تو پھر جب اس کو خریدنے کا بھی وقت آئے گا تو جماعت یو۔کے نے اس کو اپنے وسائل سے ہی خریدنا ہے۔ اس لئے ابھی سے مَیں احباب کو توجہ دلا دوں، ذہنی طور پر تیار ہو جائیں کہ آپ کو ایک اور مزید قربانی کرنے پڑے گی۔جب تحریک کا وقت آئے گا تو انشاء اللہ تحریک بھی کر دوں گا۔اور ہوسکتا ہے کہ جلد ہی کوئی صورت پیدا ہو جائے اور جلد ہی اس طرف توجہ کرنی پڑے۔اس لئے آپ لوگ ہمیشہ کی طرح کمر ہمت کس لیں، اپنی ہمتوں کو بڑھائیں، خدا تعالیٰ انشاء اللہ آپ کی توفیقوں کو بڑھائے گا۔

اب تو یہاں نئے آنے والے بہت سے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔نئے آنے والوں سے میری مراد جو یورپ کے مختلف ممالک سے آئے ہیں، یہاں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔اب تعداد میں بھی کافی اضافہ ہو چکا ہے یہاں کی جماعت میں۔تو اس نسبت سے بلکہ اس سے بڑھ کر قربانیوں میں بھی اضافہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جلسے میں صرف بیس دن رہ گئے ہیں۔جلسے کی ایک بہت اہم چیز اس کے کامیاب انعقاد کے لئے اور انتظامات کے لئے دعائیں ہر ایک کو کرنی چاہئیں۔وہ ابھی سے شروع کر دیں، کہ اللہ تعالیٰ ہر کمی، خامی اور کمزوری کو دور فرمائے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے فضل سے ان کمیوں کو دور کر سکتا ہے۔نئی جگہ ہے بہت ساری کمیاں نظر آ رہی ہیں اور جب موقع آئے گا تو مزید ابھریں گی۔اس لئے پردہ پوشی بھی فرمائے اور جس حد تک جو سہولت میسر ہوسکتی ہے اس میں مدد فرمائے۔اس دفعہ یہ اندازہ بھی ہو جائے گا کہ عارضی انتظام کے تحت ہم یہ جلسے کے انتظامات کر سکتے ہیں کہ نہیں۔گو جرمنی میں، کینیڈا وغیرہ میں بھی جلسہ کرائے کی جگہ پر ہوتا ہے۔لیکن وہاں بعض انتظامات کی سہولتیں بھی ہیں جو ان کو میسر ہیں۔ہال ہیں اور انفراسٹرکچر سارا موجود ہے جو یہاں اس جگہ پر اس گراؤنڈ میں نہیں ہے۔اس لئے دقتیں بہرحال پیدا ہوں گی اور اس لئے میں کہہ رہا ہوں خاص طور پر دعا کریں۔اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔اس جلسے سے یہ بھی پتہ لگ جائے گا کہ آئندہ آپ کے لئے مستقل انتظام کتنا ضروری ہے۔اور اگر یہ عارضی انتظام ہی چلنا ہے تو کتنا عرصہ اسے چلنے دیا جائے۔لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ہمیں اپنی مستقل جگہ کا انتظام کرنا ہی پڑے گا۔ یہ عارضی انتظام بہت مشکل ہوں گے۔اس کے لئے بھی بہت زیادہ دعا کریں۔اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور اس کے لئے اگر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ مالی قربانی کی ضرورت پڑی تو آپ کی توفیقوں کو بھی بڑھائے۔اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو بھی نیکیوں میں آگے بڑھنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا بنائے تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی ہدایت کے راستوں پر ہمیں چلاتا رہے۔آمین۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

بقیہ :حضرت خلیفہ نورالدین جمونی
از صفحہ نمبر ۱۰

نے مزید تحقیق کر کے اور کشمیر میں پھر کر ۵۶۰ علماء سے اس قبر کے متعلق شہادتیں جمع کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دیں جسے حضور نے بہت پسند فرمایا۔

حضرت اقدسؑ نے کشمیر میں حضرت مسیح ناصریؑ کی قبر کا انکشاف پہلی دفعہ اپنی کتاب ''رازِ حقیقت'' میں کیا۔یہ کتاب ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی۔حضرت اقدس نے خلیفہ نورالدین جمونی صاحب کی خدمت کا اعتراف اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں فرمایا ہے اور ملفوظات جلد اوّل صفحہ 502 جدید ایڈیشن میں بھی آپ نے حضرت خلیف صاحب کا تعارف اپنے ایک ''ثقہ مرید'' کے طور پر کرایا ہے اور قبر مسیح کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔

حضرت خلیفہ صاحب بہت خوشخط تھے۔چنانچہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بہت سے مسودوں کو صاف کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ چنانچہ خلیفہ صاحب کے خاندان کے پاس حضرت اقدسؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا کشتی نوح اور نزول المسیح کا اصل مسودہ موجود ہے۔نزول المسیح میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے نقشہ کی تیاری کا حکم حضرت اقدسؑ نے حضرت خلیفہ صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو دیا بعد میں یہ نقشہ کتاب میں شامل کر لیا گیا۔

مالی قربانی: جب بھی حضرت اقدسؑ کی طرف سے مالی قربانی کی تحریک ہوتی۔آپ ہمیشہ اپنی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنے زیر اثر دوستوں کو مالی قربانی کی تحریک کرتے رہتے۔جب ۱۹۰۵ء میں جماعت میں نظام وصیت کا آغاز ہوا تو آپ بھی وصیت کر کے اس بابرکت نظام میں شامل ہو گئے آپ کا وصیت نمبر ۳۸۹ ہے۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب حضرت خلیفہ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں۔''میں نے دیکھا ہے کہ ایک ایک وقت میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پانچ پانچ سو روپیہ نذر پیش کیا۔جب سے آپ نے مخیرّ طور پر چندہ میں حصہ لینا شروع کیا تب سے آپ کے کاروبار میں بھی خداوند کریم نے ترقی پر ترقی دی۔'' حضرت اقدس نے مالی جہاد میں حصہ لینے کا خلیفہ صاحب کا ذکر مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۸۷ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۳۲ پر کیا ہے۔

درّثمین کی اشاعت: درثمین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کا مجموعہ ہے سب سے پہلے شائع کرنے کی سعادت حضرت خلیفہ نورالدینؓ صاحب نے پائی۔احباب آپ کو جامع درثمین بھی کہا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے موقع پر آپ لاہور سے جنازہ کے ساتھ قادیان تشریف لے گئے۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے انتخاب خلافت میں شامل ہوئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے تو خلیفہ صاحب کو خاص لگاؤ تھا۔خلافت کا سارا عرصہ کمال اطاعت سے بسر کیا پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے انتخاب میں شامل ہوئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بچپن سے ہی آپ جانتے تھے اور ان سے بہت محبت کرتے تھے۔بعض رؤیا و کشوف میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کو خبر دی گئی تھی۔حضور نے بھی کئی خطبات اور تقاریر میں آپ کا ذکر فرمایا۔آپ جماعت احمدیہ جموں کے روح رواں تھے۔

وفات: آپ نے ۲ ستمبر ۱۹۴۲ء میں جموں میں تقریباً نوے سال کی عمر میں وفات پائی۔'' حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نماز جنازہ پڑھائی، نعش کو کندھا دیا اور مقبرہ بہشتی تک ساتھ تشریف لے گئے۔مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کئے گئے ہیں۔

اولاد: آپ نے چار شادیاں کیں۔پہلی بیوی سے بیٹی غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ۔دوسری بیوی سے خلیفہ عبدالرحیم صاحب سابق ہوم سیکرٹری ریاست جموں و کشمیر۔ایک بیٹی امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ میاں فیض احمد صاحب جموں۔تیسری بیوی سے خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ چوتھی بیوی سے کوئی اولاد نہیں تھی۔

❋❋❋❋❋

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

اوسٹیو پوروسیس

ہڈیوں کو کمزور کرنے والی بیماری

(ڈاکٹر عبدالطیف سمیع ۔ پاکستان)

اوسٹیو پوروسیس ہڈیوں کی ایک پُر سرار بیماری ہے جس کے آثار پانچ ہزار سال قبل حنوط کی گئی مصری ممیوں میں آج بھی پائے جاتے ہیں۔ اوسٹیو پوروسیس انگریزی زبان کا لفظ ہے جو دراصل دو یونانی الفاظ اوسٹیون اور پوروس کا مجموعہ ہے جن کا مطلب ''جالی دار ہڈی'' ہے۔ ہڈیوں کو کمزور کردینے والی اس بیماری کے اسرار و رموز کو سمجھنے کے لئے ہڈیوں کے بننے کا عمل اور ان کی ساخت کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

ہڈیوں کی ساخت

ہڈیوں کے بننے کا عمل پیدائش سے پہلے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ اور پیدائش کے تقریباً تیس سال بعد تک جاری رہتا ہے۔ انسان کا بنیادی ڈھانچہ چھوٹی چھوٹی نرم کری ہڈیوں سے بنتا ہے لیکن چند ہڈیاں ایک بنیادی جھلی سے بنتی ہیں۔ ہر انسان کی ہڈیوں کے بننے کا عمل جینیاتی طور پر پہلے ہی طے شدہ ہوتا ہے جسے جسم میں موجود موافق حالات کامیابی سے مکمل کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ ہڈیوں کے بننے کے عمل کے ساتھ ساتھ ان کی ساخت میں مسلسل تبدیلی کا عمل بھی شروع ہوجاتا ہے جو تمام عمر جاری رہتا ہے۔ یہ عمل نوزائیدگی اور بلوغت کے زمانے میں بہت تیز ہوتا ہے تاکہ قد کو بڑھایا جاسکے۔ جسم میں کم و بیش 206 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ ہر وقت گھلتی اور بنتی رہتی ہیں اور ہر سال تقریباً 10 سے 30 فیصد انسانی ڈھانچہ از سر نو بنتا ہے۔

ہڈیاں ایک زندہ عضو ہیں جو تین مختلف طرح کے خلیوں سے بنتی ہیں جن میں اوسٹیوسائٹ، اوسٹیو بلاسٹ اور اوسٹیو کلاسٹ خلیے شامل ہیں۔ اوسٹیو بلاسٹ خلیے ہڈیوں کو بنانے اور اوسٹیو کلاسٹ خلیے ہڈیوں کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہڈیوں کی مضبوطی کو مسلسل قائم رکھنے کیلئے اوسٹیو بلاسٹ خلیوں اور اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کا ایک خاص تناسب سے ہر وقت کام کرتے رہنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کا عمل اوسٹیو بلاسٹ خلیوں کے عمل سے بڑھ جائے تو ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں۔ انسانی ہڈیوں میں خلیوں کے علاوہ نامیاتی اور غیر نامیاتی مرکبات بھی شامل ہوتے ہیں۔ ہڈیوں کا نامیاتی حصہ گلائیکو پروٹین اور میوکو پولی سیکرائیڈ سے مل کر بنتا ہے۔ جبکہ غیر نامیاتی حصہ کیلشیم کاربونیٹ، سوڈیم اور فلورائیڈ پر مشتمل ہوتا ہے جو ہڈیوں کو مضبوط رکھتا ہے۔

ہڈیوں کی کمزوری کا درد

ہڈیوں کے مضبوط ہونے کا عمل عمر کے پہلے تیس سال تک مسلسل جاری رہتا ہے اس کے پانچ سال بعد تک ان کی مضبوطی میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد ہڈیاں اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کے زیرِ اثر آہستہ آہستہ جذب ہوکر کمزور ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ ہڈیوں کے جذب ہونے کے عمل کے دوران ان کی مقدار بلحاظ حجم 0.3 فیصد سے لے کر 0.5 فیصد سالانہ کم ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن خواتین میں ایام کے خاتمے کے بعد یہ شرح بڑھ کر دو سے تین فیصد سالانہ ہوجاتی ہے۔ ہڈیوں کا یہ زیاں مسلسل بڑھتا رہتا ہے جو پانچ سال سے آٹھ سال کے عرصے میں چار سے آٹھ فیصد سالانہ ہوجاتی ہے اور اس طرح ستّر سال کی عمر میں خواتین میں ہڈیوں کی مقدار بلحاظ حجم پچاس فیصد رہ جاتی ہے جو کہ تیس سال کی عمر میں سو فیصد تھی۔ ان اعداد و شمار سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اوسٹیو پوروسیس کی بیماری ہڈیوں کو کس قدر کمزور کردیتی ہے۔

انسانی جسم میں کیلشیم ہڈیوں کو مضبوط کرنے کے علاوہ پٹھوں کے کام کرنے، خون کے جمنے اور عصاب کے کام کرنے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ سے خون میں کیلشیم کی مقدار کم ہوجائے تو مختلف ہارمون ہڈیوں میں ذخیرہ کیے گئے کیلشیم کو جذب کر کے خون کے بہاؤ میں شامل کردیتے ہیں تاکہ جسم میں جس جگہ اس کی ضرورت ہو وہاں پر کیلشیم پہنچ جائے اور جسم کے مختلف افعال ٹھیک طرح سے انجام دیئے جا سکیں۔ اگر کسی بھی وجہ سے جسم میں کیلشیم کی قلت طویل عرصے تک برقرار رہے تو ہڈیوں میں موجود کیلشیم کا ذخیرہ مسلسل کم ہوتا رہتا ہے اور ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں۔

ایک بالغ انسان کی کیلشیم کی روزانہ ضرورت 750 سے لے کر 1000 ملی گرام ہوتی ہے۔ لیکن خواتین میں ایام حمل یا دودھ پلانے والی ماؤں اور پچاس سال کی عمر کے بعد یہ ضرورت بڑھ کر 2500 ملی گرام ہوجاتی ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ ایک عام پاکستانی کی خوراک میں کیلشیم کی مقدار اس کی ضرورت سے کہیں کم ہوتی ہے۔

ہڈیوں کی کمزوری کی وجوہات

ہڈیوں کی کمزوری کی وجوہات میں نسل اور وراثت، جنس، غیر متوازن خوراک، سُستی اور کاہلی، سگریٹ و شراب نوشی، ہارمون کی کمی، بڑھاپا، معدہ و جگر کی دائمی بیماریاں اور ادویات کا طویل عرصہ تک استعمال ہیں۔ مختلف نسل کے لوگوں میں عمر کے مختلف حصوں میں ہڈیاں بنانے اور ہڈیاں جذب کرنے کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے جو ہر انسان کو وراثت میں ملتی ہے۔ اس نظام میں خرابی اوسٹیو پوروسیس کا باعث بن سکتی ہے۔ خواتین جسمانی طور پر مردوں کے مقابلے میں کمزور ہوتی ہیں۔ عمر کے ہر حصہ میں متوازن خوراک جس میں کیلشیم اور وٹامن ڈی کی مناسب مقدار موجود ہو ہڈیوں کی مضبوطی کیلئے بہت ضروری ہوتی ہے۔ سگریٹ اور شراب دونوں میں مضر صحت کیمیائی مادے شامل ہوتے ہیں جو خون میں شامل ہو کر ہڈیوں تک پہنچتے ہیں اور ہڈیوں کے اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کے کام کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیتے ہیں اور ہڈیوں کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔ مردوں میں مردانہ ہارمون اور خواتین میں زنانہ ہارمون جنہیں بالترتیب ٹیسٹوسٹیرون اور ایسٹروجن کہا جاتا ہے ہڈیوں کو مضبوط رکھنے کیلئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مردوں میں عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹیسٹوسٹیرون کی بتدریج کمی واقع ہوجاتی ہے جو ہڈیوں کو کمزور کرنے کا باعث بنتی ہے۔ خواتین میں ایاّم کے خاتمے کے بعد ایسٹروجن کی اچانک شدید کمی ہوجاتی ہے جس سے ان کی ہڈیوں کے کمزور ہونے کی رفتار کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ بوڑھے لوگ زیادہ جسمانی کام کاج نہیں کرسکتے ان کی خوراک میں کیلشیم کی مقدار بلحاظ ضرورت کم ہوجاتی ہے۔ جگر اور گردوں کی وٹامن ڈی کو پر اثر بنانے کی صلاحیت بھی کم ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ جینیاتی طور پر ہڈیوں کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھنے والے اوسٹیو کلاسٹ خلیے زیادہ تیزی سے ہڈیاں جذب کرنا شروع کردیتے ہیں۔ یہ سب عوامل مل کر ہڈیوں کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔ معدہ اور جگر کی دائمی بیماریاں وٹامن ڈی کو پُر اثر بنانے اور کیلشیم کے آنتوں سے جذب ہونے کے عمل میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں جس کے نتیجہ میں ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں۔ انسانی جسم کے غدودوں کے افعال کی خرابیاں بھی ہڈیوں کو کمزور کردیتی ہیں جن میں پیرا تھائی رائیڈ غدود کی خرابیاں، تھائیرائیڈ غدود کی خرابیاں اور ایڈرینل غدود کی خرابیاں اہم ہیں۔ ہڈیوں کو مضبوط رکھنے کیلئے پیرا تھائی رائیڈ ہارمون کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس غدود کے زیادہ کام کرنے کی صورت میں کیلشیم ہڈیوں سے جذب ہوکر خون کے بہاؤ میں شامل ہوجاتا ہے جس سے خون میں کیلشیم کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس حالت میں نہ صرف ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں بلکہ ان کا گودا بھی ضائع ہوجاتا ہے۔ تھائی رائیڈ غدود جسم میں ہونے والے کیمیائی تعاملات اور حرارت پیدا کرنے کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے زیادہ کام کرنے کی صورت میں اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کے کام کرنے کی رفتار اور بڑھ جاتی ہے اور ہڈیاں جذب ہوکر کمزور ہوجاتی ہیں۔ ایڈرینل غدود کے ضرورت سے زیادہ کام کرنے کی صورت میں جسم میں کیلشیم سے تعلق رکھنے والے کیمیائی تعاملات کم ہوجاتے ہیں اور اوسٹیو کلاسٹ خلیے تیزی سے ہڈیوں کو جذب کرنا شروع کردیتے ہیں۔ یہ سب عوامل مل کر ہڈیوں کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں، بہت سی ادویات کا طویل عرصے تک استعمال اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کے کام کرنے کی رفتار کو بہت بڑھا دیتا ہے۔

اوسٹیو پوروسیس کی بیماری بغیر کسی علامت کے ہڈیوں کو مسلسل کمزور کرتی رہتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کی کمر آگے کی طرف جھک گئی ہے اور قد میں بھی کمی واقع ہوگئی ہے کیونکہ ریڑھ کی ہڈی کے مہرے اونچائی میں کم ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح مریض کا قد چند سالوں میں 2 سے 4 سینٹی میٹر کم ہو جاتا ہے۔ قد کی کمی کی وجہ سے سینے اور پیٹ کے اندر اعضاء کیلئے جگہ تنگ ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے مریض محسوس کرتا ہے کہ اسکا پیٹ باہر نکل آیا ہے اور اس پر سلوٹیں نمودار ہوگئی ہیں اسکی خوراک کم ہوگئی ہے اور پیٹ بھی جلد بھر جاتا ہے۔ جسم کی ہڈیاں بڑی تیزی سے کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں اور معمولی چوٹ یا روزمرہ کے کام کاج کے دوران ٹوٹ جاتی ہیں جن میں کولہے کے جوڑ کی ہڈیاں، کلائی کے جوڑ کی ہڈیاں، ریڑھ کی ہڈی کے مہرے، کندھے کے جوڑ کی ہڈیاں اور پسلیاں شامل ہیں۔

احتیاطی تدابیر

آئندہ زندگی میں اوسٹیو پوروسیس سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ بچوں کی ہڈیوں کو بچپن میں ہی سے زیادہ مضبوط بنایا جائے جسکے لئے انہیں متوازن غذا جس میں کیلشیم اور وٹامن ڈی مناسب مقدار میں شامل ہوں مہیا کی جائے۔ اس کے علاوہ انہیں کھیل کود کے مناسب مواقع فراہم کرنے چاہئیں تاکہ بلوغت سے پہلے ہی جینیاتی طور پر ہڈیوں میں محفوظ رکھی جانے والی کیلشیم کی زیادہ سے زیادہ مقدار ذخیرہ کی جاسکے اور اس طرح انہیں آئندہ عمر میں اوسٹیو پوروسیس سے ممکنہ حد تک بچنے کا موقع مل سکے۔ عمر کے ہر حصہ میں ہر روزمرہ کے کام کاج خود کرنے چاہئیں اور روزانہ باقاعدگی سے ہلکی پُھلکی ورزش کرنی چاہیے۔ ہمیشہ سگریٹ نوشی اور شراب نوشی سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ جسم میں ہارمونز کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اس سے بچاؤ کیلئے ہارمونز کے امراض کے ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیے تاکہ ہارمونز کی کمی کو دور کر کے ہڈیوں کو مضبوط رکھا جاسکے۔ اگر معدہ اور جگر کی دائمی بیماریاں لاحق ہوں تو ان کے علاج کیلئے ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیے تاکہ کیلشیم اور وٹامن ڈی مناسب مقدار میں جسم میں جذب ہوسکے اور ہڈیوں کی مضبوطی قائم رہے۔ ماہر ڈاکٹر کے مشورہ اور مسلسل نگرانی کے بغیر دمہ کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات، تھائی رائیڈ ہارمون کی کمی پوری کرنے والی ادویات اور کینسر کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔

اوسٹیو پوروسیس کے علاج کیلئے کیلشیم کی گولیاں، وٹامن ڈی کے کیپسول، وٹامن ڈی کے قطرے (جو ون ایلفا کے نام سے دستیاب ہیں)، لسٹیونین، فلورائیڈ اور خواتین میں زنانہ ہارمونز بھی استعمال کئے جاتے ہیں جو کسی بھی ماہر آرتھوپیڈک سرجن کے مشورے سے استعمال کرنے چاہئیں تاکہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ ❁❁❁❁❁

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی رضی اللہ عنہ

ایک باکمال استاد کے شاگردِ رشید

(مرزا خلیل احمد قمر صاحب ۔ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ابتدائی صحابہ میں حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونیؓ کو ایک خاص مقام حاصل ہے جنہیں قبول احمدیت سے قبل ہی حضرت اقدس سے تعارف حاصل تھا۔ آپ کو سلسلہ احمدیہ میں آنے کے بعد تاریخی خدمات کی توفیق ملی۔

ولادت و تعلیم: حضرت خلیفہ نورالدین جمونیؓ کے والد کا نام معظم الدین تھا جو جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے امام مسجد تھے۔ جب وہ اہل حدیث ہوئے تو انہوں نے اپنا نام معظم الدین سے تبدیل کر کے محمد عبداللہ رکھ لیا۔ آپ کے والد ایک بڑے عالم اور بزرگ انسان تھے۔ اور جوانی سے کتب دینیہ جمع کرتے رہتے تھے کہ میرا لڑکا ہوگا تو وہ ان کو پڑھے گا۔

آپ کا سن ولادت ۵۲-۱۸۵۱ء ہے۔ پانچ چھ سال کی عمر میں قرآن مجید، معمولی مسائل اور صرف ونحو کی ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی۔ بعد میں مضافات میں جہاں کہیں کسی مشہور عالم کا پتہ چلتا وہاں جا کر عربی، فارسی، فقہ اور حدیث کا علم حاصل کرتے رہے۔

آپ نے ابتدائی عمر میں مولوی غلام رسول صاحب ساکن قلعہ میاں لنگے (المعروف مولوی قلعہ والے) کی بیعت کر لی۔ والد صاحب نے آپ کو حصول تعلیم کیلئے پہلے سہارنپور بھیجا پھر حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کے پاس بھیرہ بھجوایا۔

آپ ابتدا سے ہی سعید فطرت وجود تھے اور صاف باطن اور صاحب کشف ورؤیا تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں:۔

”میں ابتدائے جوانی میں گجرات میں رہتا تھا اور اس وقت فرقہ اہل حدیث کا ابتدائی چرچا تھا اور عام مسلمانوں میں اس کی سخت مخالفت تھی۔ ان کی باتیں معقول پا کر میں بھی اہل حدیث میں شامل ہو گیا۔ ایک دفعہ سیال شریف جاتے ہوئے راستہ میں بھیرہ میں مولوی سلطان احمد صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ذکر کیا کہ میرا بھائی نورالدین نام مکہ میں حدیث پڑھ رہا ہے اس طرح پہلی دفعہ میں نے حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کا حال سنا“۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کی شاگردی: جب حضرت مولانا نورالدین صاحب کے مکہ سے واپس آنے کا علم ہوا تو آپ پیدل ہی بھیرہ روانہ ہو گئے اور حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ:

”حضرت مولوی صاحب نے حکیم فضل دین صاحب اور دیگر اہل حدیثوں سے فرمایا کہ یہ ایک اور اہل حدیث آیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے اہل حدیثوں کی مسجد (حکیماں والی مسجد) کا امام مقرر کر دیا اور حضرت مولوی صاحب نے میرا کھانا اپنے گھر پر مقرر کیا۔ مولوی صاحب مجھے خود حدیث پڑھاتے تھے لیکن پڑھائی کے دوران میں بہت سے مریض آجاتے۔ حضرت مولوی صاحب ایک دو حدیثیں پڑھانے کے بعد مجھے نسخے لکھوانے لگ جاتے اور پھر فرماتے ان کو یہ دوائیاں بانٹ دو۔ دوائیوں کی تقسیم کے بعد مولوی صاحب پھر پڑھانا شروع کر دیتے۔ اس اثناء میں اور مریض آجاتے۔ تو پھر نسخے لکھنے اور دوائیوں کی تقسیم کا کام شروع ہو جاتا۔ غرضیکہ مریضوں کے ہر گروہ کے وقفہ کے درمیان ایک دو حدیث کی پڑھائی ہوتی۔ اس اثناء میں ایک بار منشی جمال الدین صاحب نے حضرت مولوی صاحب کو بھوپال آنے کے لئے لکھا۔ مولوی صاحب بھوپال میں مقیم ہونے کے ارادہ سے بھیرہ سے روانہ ہوئے اور مجھے بھی لاہور تک ساتھ لائے۔ لاہور پہنچ کر فرمایا کہ بھوپال میں آپ کو بھی بلوالیں گے اتنی دیر آپ یہیں ٹھہریں۔ لیکن اسی اثنا میں مولوی صاحب کے بڑے بھائی مولوی سلطان احمد صاحب فوت ہو گئے۔ اس لئے مولوی صاحب کو واپس آنا پڑا۔ مولوی صاحب نے لاہور پہنچ کر مجھے فرمایا کہ بھیرہ چلو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اب یہاں پر مدرسہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہا ہوں لیکن مولوی صاحب اصرار کر کے مجھے بھیرہ واپس ساتھ لے گئے اور فرمایا کہ ہم آپ کو طب اور حدیث خود پڑھائیں گے پھر میں ہمراہ ہو لیا اور حسب سابق تعلیم کا سلسلہ جاری ہو گیا۔“

بھیرہ میں قیام: آپ بیان کرتے ہیں کہ قریباً دس بارہ سال حضرت مولوی صاحب کے پاس رہا آپ کے گھر کے ایک فرد کی حیثیت سے رہا اور حضور کے بچوں کی تعلیم و پرورش میں امداد کرتا رہا۔ ادویات کی کوٹ چھان کی نگرانی، مریضوں کے نسخے لکھنے اور پھر نسخوں کی تیاری اور تقسیم کا کام سب میرے سپرد تھا۔

بھیرہ میں ہی حضرت مولوی صاحب نے آپ کی شادی کروا دی اور جب حضرت مولوی صاحب ریاست جموں میں شاہی طبیب کے طور پر تشریف لے گئے تو آپ بھی ان کے ساتھ جموں آ گئے۔

خلیفہ کے لقب سے ملقب ہونا: آپ کو خلیفہ کا لقب کیسے ملا؟ آپ بیان کرتے ہیں:

”جموں میں جس مکان میں ہم رہتے تھے وہ محلات شاہی کے سامنے تھوڑی دور تھا۔ میں اپنے مکان کے باغ میں ایک طرف اذان دیا کرتا تھا اور خاکسار و مولوی صاحب نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے اس جگہ بھی مولوی صاحب نے مجھے امام مقرر کر رکھا تھا۔ ان دنوں ریاست جموں و کشمیر میں اذان کی بندش تھی اور اذان دینے والے کے لئے سخت سزا مقرر تھی۔ ایک دن میں نے جوش میں آ کر اذان بلند آواز سے کہہ دی۔ تو مہاراجہ صاحب نے حضرت مولوی صاحب کو بلا بھیجا اور کہا دیکھئے مولوی صاحب آپ کے خلیفہ نے اذان کہی ہے۔ اس اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے الفاظ آتے ہیں کیا ان کا مطلب یہی ہے کہ آ کر نماز پڑھو؟

مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ مطلب صحیح ہے مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ دیکھئے مولوی صاحب پھر یہ خدا کا حکم ہے نا کہ نماز کی طرف آؤ۔ مولوی صاحب نے اثبات میں جواب دیا۔ مہاراجہ نے کہا کہ جو خدا کا حکم سن کر نماز پڑھنے نہ آئے تو وہ بہت ہی گنہگار ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ سرکار بالکل درست ہے۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ ہماری رعایا غریب اور کمزور ہے اب اگر خدا کا یہ حکم سن کر وہ نماز نہیں پڑھے گی تو اس نافرمانی کی وجہ سے ان پر خدا کا عذاب نازل ہوگا۔ اس لئے ہم نے اذان دینا ہی بند کر رکھا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے واپس آ کر مجھے یہ واقعہ بتلایا اور کہا کہ دیکھو کس طریقہ سے اذان کی بندش کے لئے ہمیں کہا ہے۔ اس روز کے بعد سے حضرت مولوی صاحب اور دیگر احباب نے مجھے ”خلیفہ“ کے لقب سے ملقب کرنا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے مجھے کوئی خلیفہ نہیں کہتا تھا۔“

آپ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ جموں سے پیدل براستہ پنجاب کشمیر گیا راستہ میں مَیں نے گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ والی دعا نہایت زاری سے پڑھی اس کے بعد کوئی خاص کاروبار نہ کرنے کے باوجود غیب سے ہزاروں روپے میرے پاس آئے...... مجھے حضرت مولوی صاحب نے عربی، فارسی کا ترجمان بھی مقرر فرمایا“۔

امام مہدی کا انتظار: جب بھی کوئی عالم دین فوت ہوتا تو حضرت مولوی صاحب مجھے بتایا کرتے تھے کہ آج فلاں عالم فوت ہو گئے۔ فلاں بزرگ فوت ہو گئے تو میں کہا کرتا تھا کہ آپ مرنے کی خبریں تو دیتے ہیں مگر کسی نیک یا بزرگ کے پیدا ہونے کی خبر نہیں دیتے۔ تو ایک دن مولوی صاحب بہت خوش خوش تشریف لائے اور مجھے مخاطب کر کے فرمانے لگے کہ تم ہمیشہ کہتے تھے کہ آپ عالموں اور بزرگوں کے مرنے کی اطلاع دیتے ہیں کسی عالم کے پیدا ہونے کی خبر نہیں دیتے۔ تو میں تمہیں آج ایک عالم کے پیدا ہونے کی خبر سناتا ہوں کہ قادیان میں ایک نیک اور عالم شخص پیدا ہوا ہے جو اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع کر رہا ہے اس کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے۔

حج کی سعادت پانا: آپ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں جموں میں تھا تو میرے پاس کچھ روپے جمع ہو گئے اور میں حج کے لئے گیا اور اپنے خرچ پر ایک اور شخص کو جو پہلے حج کر آیا تھا بطور رہنما کے ہمراہ لے گیا۔ جب میں نے حج کیا تو گرمیوں کے دن تھے اور میں کعبہ کے صحن میں سویا کرتا تھا“۔ آپ نے جوانی میں حج کیا مگر حاجی نہیں کہلوائے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے ابتدائی تعلق:

حضرت اقدس جب حضرت مولوی نورالدین صاحب کی عیادت کے سلسلہ میں جموں تشریف لے گئے تو آپ کے کمرہ میں حضرت اقدس نے قیام فرمایا۔ یہ واقعہ اندازاً ۷ جنوری ۱۸۸۸ء کا ہے۔

قبول احمدیت: حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بمقام لدھیانہ سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ حضرت مولوی صاحب نے آپ کو کہا کہ عبدالواحد غزنوی ابن حضرت مولوی عبداللہ غزنوی صاحب (جو حضرت مولوی صاحب کے داماد تھے) کو سمجھائیں آپ ان کو ایک سال تک سمجھاتے رہے مگر وہ اس طرف نہ آئے آخر آپ نے قادیان پہنچ کر ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء کو بیعت کر لی۔

(۱) پہلے جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں (جس میں صرف ۷۵ افراد شامل تھے) آپ بھی شامل ہوئے حضرت اقدس نے نشان آسمانی کے صفحہ نمبر ۲۷ پر ۳۴ نمبر پر آپ کا نام لکھا ہے۔

(۲) جنگ مقدس ۲۲ مئی تا ۵ جون ۱۸۹۲ء امرتسر میں مباحثہ ہوا۔ اس مباحثہ کے طے کرنے کے لئے آپ نے خلیفہ نورالدین صاحب کو بھی بھجوایا۔

(۳) جنگ مقدس کے موقعہ پر فریقین حضرت اقدس اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کی طرف سے پڑھے جانے والے پرچوں کے سوالات کے جوابات لکھنے کی سعادت پائی۔ حضرت خلیفہ کے ساتھ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے۔ لکھتے ہیں:

”بیان کیا مجھ سے خلیفہ نورالدین صاحب جمونی نے کہا کہ آتھم کے مباحثہ میں مَیں بھی لکھنے والوں میں سے تھا۔ آخری دن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آتھم کے متعلق پیشگوئی کا اعلان فرمایا تو آتھم نے خوف زدہ ہو کر کانوں کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دانتوں میں انگلی لی اور کہا کہ میں نے تو دجال نہیں کہا۔“

حضرت اقدسؑ کی دعا سے ایک لڑکے کی پیدائش: آپ کی روایت ہے کہ ”۱۸۹۳ء میں مَیں قادیان آیا ہوا تھا میری بیوی بھی میرے ساتھ تھی یہ میری دوسری بیوی تھی۔ اس کے بطن سے بہت سی اولاد پیدا ہوئی جو مر جاتی رہی۔ ان دنوں عورتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا کے لئے عرض کرتی تھیں۔ پانچ چھ عورتوں کے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ وہ اولاد ہونے کے لئے دعا کے لئے عرض کرتی تھیں میری اہلیہ بھی اس معاملہ میں اپنی عرضداشت حضور کی خدمت میں پہنچاتی رہی تھی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں جنگ مقدس والے مناظرہ میں حضور کے ساتھ امرتسر تھا مجھے گھر سے خط آیا کہ خربوزے اگر ملیں تو ہمارے لئے لیتے آؤ۔ میں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ میرے گھر میں امیدداری ہے اس کے کچھ عرصہ بعد (۱۲۔ دسمبر ۱۸۹۳ء کو) لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام عبدالرحیم ہے جو حضور کی دعا کا نتیجہ ہے“۔

جلسہ مذاہب عالم میں شرکت: جلسہ مذاہب عالم منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآرا لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اس تاریخی جلسہ میں آپ کو شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ جب حضرت اقدس مضمون لکھوا رہے تھے تو آپ بھی مضمون کو صاف کر کے لکھنے والوں میں شامل تھے۔

حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ، آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مساعی جمیلہ میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر امداد دیا کرتے تھے۔ سیالکوٹ، لاہور وغیرہ کے لیکچروں میں حاضر ہو کر ہر طرح امداد دیا کرتے تھے“۔

ایک منفرد اعزاز۔ قبر مسیح کا انکشاف:

آپ کو حضرت مسیح ناصری کی قبر کی دریافت کے حیرت انگیز انکشاف کا اعزاز حاصل ہوا۔ جن دنوں آپ سری نگر میں گشت کی ڈیوٹی پر تھے انہی دنوں آپ کو ایک قبر کے بارے میں علم ہوا کہ یہ قبر نبی صاحب کی قبر۔ یوز آصف شہزادہ نبی یا پیغمبر صاحب کی قبر کے نام سے مشہور تھی۔ آپ نے اس کا ذکر حضرت مولوی نورالدین صاحب سے کیا جب حضرت مولوی صاحب کشمیر کی ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لا چکے تھے ایک دن حضرت اقدس کی مجلس میں حضرت عیسیٰؑ کو اونچی جگہ پر پناہ دینے کا ذکر ہوا تو حضرت مولوی صاحب نے خانیار سرینگر کی قبر کے واقعہ کے متعلق خلیفہ صاحب کی روایت بیان کی۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ نے آپ کو بلوایا اور اس قبر کے بارے میں مزید تحقیقات کرنے کا ارشاد فرمایا۔ خلیفہ صاحب

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:دورہ کینیڈا حضور انور از صفحہ نمبر 16

لاکر پڑھائی۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات پونے نو بجے تک جاری رہیں۔آج کینیڈا کی جماعتوں برینٹ فورڈ، نارتھ یارک، پیس ویلج اور نوواسکوشیا کے علاوہ پاکستان، امریکہ، ناروے، گیانا اور بنگلہ دیش سے آنے والی 37 فیملیز کے 182 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ملاقاتوں کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اُس مارکی میں تشریف لے گئے جہاں جلسہ سالانہ کینیڈا کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب منعقد ہونی تھی۔

انتظامات جلسہ کا افتتاح

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد اس کا اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔آپ لوگ جو اس وقت میرے سامنے ہیں آپ کی مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں۔

حضور انور نے افسر جلسہ سالانہ سے کارکنان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا تو حضور انور کو بتایا گیا کہ بارہ سو کے قریب مرد کارکنان ہیں اور سات سو کے قریب لجنہ کی کارکنات ہیں جو جلسہ کی ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ کی ڈیوٹیاں ہر سال لگتی ہیں اور ہر سال ایک فارمل Gathering ہوتی ہے اور ہر سال آپ کو نصیحتیں کی جاتی ہیں اور یہ نصیحتیں اس لئے کی جاتی ہیں کہ گزشتہ سال میں جو باتیں کہی گئی تھیں وہ اکثریت بھول جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ جلسہ ہے اور اس میں آنے والے مہمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ یہ لوگ خدا کی باتیں سننے آتے ہیں۔اس لئے یہ خدا کے مہمان ہیں، اس لحاظ سے آپ لوگوں پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان مہمانوں کی جس حد تک ہو سکے خدمت کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ آپ کو تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گی اور مہمانوں کی باتیں سننی پڑیں گی۔ آپ کو یہ سب کچھ برداشت کرنا چاہئے کیونکہ آپ ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں جو خدا کے مہمان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو خوراک کا مہمانوازی کا شعبہ ہے وہاں زیادہ باتیں سننی پڑتی ہیں۔فرمایا میں نے آپ کا گزشتہ سال کا انتظام دیکھا ہے۔یہاں اتنی بدمزگی نہیں ہوتی کیونکہ پیک کھانا دیا جاتا ہے۔لیکن بعض دفعہ کھانا ضائع ہو رہا ہوتا ہے تو مہمانوں کو کہا جاتا ہے کہ کھانا ضائع نہ کرو تو اس طرح تلخیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جس حد تک ہو سکے برداشت کریں۔یہ ضروری چیز ہے اگر کسی مہمان کی طرف سے کوئی سختی ہو تو حوصلہ کے ساتھ اس کو برداشت کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمام شعبوں نے اپنا رجسٹر بنایا ہوگا اور اس میں گزشتہ سال کے جلسہ کے دوران شعبہ کے کام میں جو نقائص نظر آئے ہوں گے وہ اس میں درج کئے ہوں گے۔حضور انور نے فرمایا کہ شعبہ جات کے منتظمین کو چاہئے کہ اپنے کارکنان کو ان نقائص اور خامیوں کے بارہ میں بتائیں کہ گزشتہ سال شعبہ کے کام میں یہ یہ خامیاں اور نقص رہ گئے تھے ان کو امسال دور کریں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ نئی خامیاں سامنے آجاتی ہیں جو گزشتہ سال نہیں آئی تھیں۔فرمایا عمومی طور پر یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر گزشتہ سال کی خامیاں سامنے رکھی جائیں تو بہتر کام ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا: صفائی کا شعبہ بھی بہت اہم شعبہ ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ بجائے اس کے مہمانوں کے ساتھ بدمزگی پیدا ہو شعبہ کو اتنا فعال ہونا چاہئے کہ بڑے حوصلے سے برداشت کر کے صفائی کریں۔بجائے اس کے کہ مہمانوں کو گھور کے دیکھیں اور بدمزگی پیدا ہو، حوصلہ سے صفائی کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ گاہ اور اس کے ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے۔اس طرف توجہ کریں۔کسی قسم کا بھی گند نہیں ہونا چاہئے، ایک لفافہ، پلیٹ، کپ، گلاس وغیرہ کہیں پڑا نظر نہ آئے۔صفائی کا یہ شعبہ بڑا فعال ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ صفائی کا معیار اعلیٰ ہونا چاہئے، صفائی مہمانوں پر اور دیکھنے والوں پر بہت اثر پیدا کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سب سے اہم کام یہ ہے کہ کارکنان نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں۔حضور انور نے فرمایا کہ ہر شعبہ کے منتظمین اس بات کا انتظام کریں کہ ان کے معاونین نماز کی پابندی کریں اور نماز باجماعت ادا کریں۔حضور انور نے فرمایا، پھر ہر وقت، ہر کام دعائیں کرتے ہوئے کریں تا کہ خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے۔

حضور انور نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقی سارا نظام اتنا آرگنائز ہو چکا ہے کہ بدمزگیاں پیدا نہیں ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا بعض گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوں گے ان گھر والوں کو بھی حوصلہ دکھانا چاہئے۔بعض گھروں میں رشتہ دار ٹھہرے ہیں ان کو رشتہ دار سمجھ کر نہ ٹھہرائیں بلکہ یہ جلسہ کے مہمان ہیں اس لئے ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ہر مہمان کے ساتھ خواہ وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو حُسن سلوک ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹی اور فرائض انجام دے سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آخر پر کہوں گا کہ جب جلسہ ختم ہو تو صفائی کا بہت کام ہوتا ہے۔لنگر خانہ والے کارکنان صفائی کے کارکنان پر انحصار نہ کریں بلکہ خود بھی ساتھ ساتھ صفائی کرتے رہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور کچھ وقت کے لئے لجنہ کارکنات کی طرف تشریف لے گئے۔اس کے بعد حضور انور جلسہ سالانہ کی انتظامیہ، افسران، ناظمین اور منتظمین کے ساتھ ریفریشمنٹ کے پروگرام میں شامل ہوئے۔

اس کے بعد حضور انور لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔حضور انور نے لنگر خانہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔جہاں کھانا پک رہا تھا وہاں معائنہ کے دوران حضور انور نے سالن چکھا۔بڑے سائز کے کنٹینرز میں مختلف اشیاء اجناس، نان وغیرہ سٹور کئے گئے تھے۔حضور انور ایک کنٹینر کے اندر تشریف لے گئے اور نان سے ایک لقمہ لیا اور کھایا۔لنگر خانہ کا انتظام ایک کھلی جگہ پر جہاں احمدیہ پیس ویلج کے مکانات ختم ہوتے ہیں کیا گیا تھا۔حضور انور جب لنگر خانہ جانے کے لئے احمدیہ ایونیو سے گزرے تو سڑک کے دونوں اطراف اپنے اپنے گھروں سے باہر کھڑی فیملیاں ہاتھ ہلا کر حضور انور کو السلام علیکم کہہ رہی تھیں اور ساتھ تصویریں بھی کھینچ رہی تھیں۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24/جون 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد بیت الاسلام میں پڑھائی۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے انتیسویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔صبح سے ہی ملک بھر کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب و خواتین ٹورانٹو کے انٹرنیشنل سنٹر میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ان احباب میں امریکہ اور دوسرے ممالک سے آنے والے احباب کی بھی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔

اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ کی بنفس نفیس شمولیت تھی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت احمدیہ کینیڈا نے انٹرنیشنل سنٹر میں بعض بڑے وسیع و عریض ہالز حاصل کئے تھے۔یہ ''انٹرنیشنل سنٹر'' ٹورانٹو شہر کے جنوب مغرب میں واقع مسس ساگا (Mississaga) شہر اور ٹورانٹو ائیرپورٹ کے نزدیک ایک وسیع و عریض نمائشگاہ ہے۔اس میں پانچ بڑے وسیع ہالز اور متعدد چھوٹے ہال اور دفاتر اور متعلقہ تمام سہولتیں ہیں۔

اس سنٹر کے ہال نمبر 5 میں مردوں کے لئے جبکہ ہال نمبر 3 میں لجنہ کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔جب کہ ہال نمبر 4 میں احباب اور ہال نمبر 2 میں خواتین کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔کھانے والے ہالوں میں ہی مختلف شعبہ جات اور کھانے پینے کے اسٹال بھی لگائے گئے تھے۔ جبکہ کتابوں کی نمائش کے اسٹال جلسہ والے خوبصورت ائیرکنڈیشن ہال میں لگائے گئے تھے۔اسٹیج بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور اس کے پیچھے بہت خوبصورت بینرز لگایا گیا تھا، ہال کی دیواروں پر بھی مختلف بینرز سجے ہوئے تھے۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں جب کہ درمیان میں نرم چٹائیاں بچھا کر نیچے زمین پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

جس ہال میں نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا تھا اس کا رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے۔اس ہال میں 15 ہزار کے لگ بھگ آدمی نماز ادا کر سکتے ہیں۔اس ہال کا رُخ قبلہ رخ پر ہے اس لئے نماز کے لئے صفیں بنانا آسان ہے۔

افتتاح جلسہ اور خطبہ جمعہ

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیس ویلج سے انٹرنیشنل سنٹر کے لئے روانہ ہوئے۔دو بجے حضور گئے۔اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اس کے ساتھ ہی کینیڈا انور اس سنٹر پہنچے جہاں سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور جمعہ کی نماز کے لئے ہال میں تشریف لے کے انتیسویں جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز بھی فرمایا۔

خطبہ جمعہ میں حضور انور نے حاضرین جلسہ اور کسی مجبوری کی وجہ سے جلسہ میں شامل نہ سکنے والوں کو دعاؤں سے نوازا۔حضور انور نے نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔اس طرح اپنا محاسبہ کرنے کی کی طرف توجہ دلائی۔حضور انور نے اللہ تعالیٰ سے محبت، دعاؤں اور نمازوں کے تعلق سے مضمون پر روشنی ڈالی اور ممبران جماعت احمدیہ کو وحدانیت کے قیام اور وقت مقررہ پر نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔حضور انور نے فرمایا نماز ہی نئی نسل کی حفاظت کی ضامن ہے۔

حضور انور نے تقویٰ کی مختلف شرائط بیان فرمائیں اور اس کے ساتھ کینیڈا اور دوسرے مغربی معاشرے میں شادیوں کے حوالے سے پیدا ہونے والی تلخیوں، دھوکہ دہی کے نتیجہ میں فساد اور جھگڑوں کے بارہ میں تفصیل سے بتایا اور ہر وقت تقویٰ کو اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو مدّ نظر رکھنے کی تلقین اور نصیحت فرمائی۔حضور انور نے علیحدگی کی مختلف وجوہات بیان کر کے ان کے تدارک کی طرف توجہ دلائی اور اس حوالے سے عہدیداران کو بھی خصوصی نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ کا مکمل متن حسب دستور علیحدہ شائع ہو رہا ہے۔حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست نشر کیا گیا۔

تین بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور احمدیہ پیس ویلج تشریف لے آئے۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا کے اجلاس اوّل کی کارروائی جاری رہی۔

اجتماعی ملاقات

6 بجے سہ پہر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق اجتماعی ملاقات شروع ہوئی۔ امریکہ سے آنے والی فیملیز کے دو ہزار سات صد سے زائد افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔حضور انور نے تمام مرد حضرات اور بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور بعض احباب سے گفتگو بھی فرمائی اور خواتین نے باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے السلام علیکم کہا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات 10 بجے تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور مسلسل کھڑے ہو کر ملاقاتیں فرماتے رہے۔آج ملاقات کرنے والوں میں امریکہ کی تمام 52 سٹیٹس سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔امریکہ کی باون سٹیٹ میں ہماری 60 جماعتیں ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان 60 جماعتوں سے احباب جماعت حضور انور سے ملاقات کے لئے اور جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

رات سوا دس بجے حضور انور نے 'مسجد بیت الاسلام' میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

25/جون 2005ء بروز ہفتہ:

صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے نماز فجر 'مسجد بیت الاسلام' میں پڑھائی۔

خواتین سے خطاب

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا دوسرا دن تھا۔گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور احمدیہ پیس ویلج سے روانہ ہو کر سوا بارہ بجے انٹرنیشنل سنٹر لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ خواتین نے پُرجوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''اے خدا

اے کارساز و عیب و پوش و کردگار'' خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے یونیورسٹی اور سکول میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والی اُن سات بچیوں کے نام پڑھ کر سنائے جنہیں ازراہ شفقت حضور انور نے ایوارڈ اور اسناد عطا فرمائیں۔

عزیزہ صبیحہ اسلام صاحبہ، عظمہ عروج صاحبہ اور عابدہ منصورہ صاحبہ نے حضور انور سے اپنی اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر ایوارڈ حاصل کئے جب کہ عزیزہ عفیفہ سمن احمد صاحبہ، آمنہ باسط صاحبہ، ثناء بشیر صاحبہ اور عزیزہ سعدیہ رفیق صاحبہ نے حضور انور سے اپنی اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر اسناد حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہّد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: ۔میں تقریباً ابتداء سے ہی جب سے خدا تعالیٰ نے مجھے اس منصب پر فائز فرمایا ہے جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو اور اپنی آئندہ نسلوں کو اگر دنیا کی غلاظت سے بچانا چاہتے ہیں تو اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ دیں اور اپنے بچوں کو بھی غلط اطوار سے بچانے کی کوشش کریں اور اُن کے سامنے نیک نمونے قائم کریں۔ تا کہ بچے بھی بڑوں کو دیکھ کر ایسی راہوں پر چلنے والے ہوں جو دین کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں جو خدا کا قرب عطا کرنے والی راہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کا پیار سمیٹنے والی راہیں ہیں اور دنیا و آخرت سنوارنے والی راہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں پر گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے مردوں پر ذمہ داری ہے کہ نیک نمونے قائم کریں تا کہ ان کے بیوی بچے ان پر انگلی نہ اٹھا سکیں کہ اے ہمارے باپ تم تو ہم کو یہ نصیحت کرتے ہو کہ نیکیوں پر قائم ہو لیکن تمہارے اندر یہ یہ باتیں ہیں جو مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ وہاں ماؤں کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ اگر وہ خدا سے پیار کرنے والی ہیں، خدا کا خوف دل میں رکھنے والی ہیں تو پھر یہ نہ دیکھیں کہ مرد کیا کرتے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ ان کی اولاد ضائع نہ ہو بلکہ خدا کا قرب پانے والی ہو۔ آپ اپنی ذمہ داری نبھائیں اور وہ مثالیں قائم کریں جو پہلوں نے کی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ جب آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ خدا کا قرب پانے کے لئے عبادتوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے تھے تو صحابیاتؓ بھی پیچھے نہیں رہتی تھیں۔ وہ اس نکتہ کو سمجھنے والی تھیں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت کرنا ہے۔ وہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر عبادتیں کیا کرتی تھیں۔ راتوں کو جاگتی تھیں اور عبادتیں کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ بعض صحابہؓ کو یہ شکوہ تھا کہ ان کی عورتیں زیادہ عبادت کرنے والی ہیں، راتوں کو بھی عبادتیں کرتی ہیں اور دن روزے سے گزارتی ہیں۔ اس طرح خاوند کے حقوق میں کمی آتی ہے۔ تو آنحضرت ﷺ کے پاس یہ شکایات آتی تھیں کہ ان کو زیادہ عبادت سے روکیں کہ خاوند کے حقوق ادا کریں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو فرمایا کہ عبادت کو کم کریں اور اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کریں۔

حضور انور نے فرمایا۔ اب آپ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ان عبادتوں کی ہلکی سی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ اگر نہیں تو فکر کرنی چاہئے۔ اگر آپ نے اس مادی دنیا میں عبادتوں کی طرف توجہ نہ دی تو پھر اگلی نسل جو آپ کی گودوں میں پل رہی ہے جنہوں نے آئندہ ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں تو وہ کیا ان نمونوں سے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کر سکتے ہیں۔ پس اپنی اگلی نسل کی خاطر اور ان کو سنبھالنے کے لئے ہمیں اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: نیک عورت۔ خدا کا خوف رکھنے والی عورت، ایک احمدی عورت، ایمان میں مضبوط عورت کی پہچان قرآن کریم نے بتائی ہے کہ وہ مومنات، قانتات، صادقات اور صابرات ہوتی ہیں اور وہ عورتیں غیب میں ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی اللہ نے ترغیب دی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے عورت گھر کی نگران بنائی گئی ہے۔ وہ خاوندوں کی غیر حاضری میں اولاد اور گھر کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ پس جب تک احمدی عورت اس ذمہ داری کو سمجھتی رہے گی اور بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بھی توجہ دیتی رہے گی تو خدا کے فضل سے نیک نسل پروان چڑھتی رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں نے زیادہ وقت ماں کے ساتھ گزارا ہوتا ہے اس لئے ماں کا زیادہ اثر بچوں پر ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک ریسرچ کے مطابق ایک بڑی تعداد کے یہ کوائف سامنے آئے ہیں کہ 16,15 سال کے لڑکے بھی اپنی ماؤں سے زیادہ اثر لیتے ہیں۔ ان کی بات مانتے ہیں اور اپنے راز ان سے کہہ دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جب بچے بڑی عمر کے ہو جاتے ہیں تو باپ ان کو گندگیوں میں پڑنے سے نہیں روکتے اور ان ان کی طرف توجہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے وہ ضائع ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس عمر میں بھی جن ماؤں نے بچوں کو سنبھالا ہوتا ہے وہ بچے اس عمر میں بھی ماؤں کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ پس مائیں بچوں کی تربیت کی زیادہ ذمہ دار ہیں اس لئے مائیں اپنے بچوں کو سنبھالیں۔ ان کو بُرے بھلے کی تمیز سکھا کر ان میں دین کی واقفیت پیدا کر کے ان کو سنبھالیں۔ تب آپ اپنے خاوندوں کے پیچھے حفاظت کرنے والی کہلا سکتی ہیں۔ پس ہر عورت کو توجہ دینی چاہئے کہ وہ اپنے پاک نمونے قائم کرتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کرے۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا سب سے افضل مال ذکر الٰہی کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومنہ بیوی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ خدا کرے کہ ہر احمدی عورت مومنہ بیوی اور مومنہ ماں بن کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین مال ثابت ہو۔ ان عورتوں کے دل میں دنیاوی مال کی کوئی حیثیت نہ ہو۔ اگر یہ ہوگا تو خدا تعالیٰ آپ کی ایسے راستوں سے نصرت فرمائے گا کہ آپ اس بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ نے اللہ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے، تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرتے ہوئے خود بھی قدم آگے بڑھانے ہوں گے اور اپنی اولادوں کی تربیت کرنی ہوگی۔ خدا تعالیٰ آپ کو صالحین میں شمار فرمائے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد پورا کرنے کی توفیق دے۔ کوئی ایسا فعل آپ سے سرزد نہ ہو جو آپ کے لئے اور جماعت کی بدنامی کا موجب ہو۔

حضور انور نے فرمایا: مغربی ممالک میں بعض دفعہ عورتوں کو ملازمت کرنی پڑتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: احمدی عورت کو ہمیشہ ایسی ملازمت کرنی چاہئے جہاں اس کا وقار اور تقدس قائم رہے۔ کوئی ایسی ملازمت احمدی عورت کو نہیں کرنی چاہئے جس سے اسلام کے بنیادی حکموں پر زد آتی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ پر انگلیاں اٹھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ نیک لوگوں کو، متقی لوگوں کو رزق عطا فرماتا ہے۔ اگر اس کے لئے قربانی بھی کرنی پڑے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان فرماتا ہے کہ کچھ تنگی کے بعد ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ نیک اور متقی لوگوں کو رزق عطا کرنے کا خدا کا وعدہ ہے اور وہ ضرور اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب پردہ کا حکم ہے۔ اگر کام کی وجہ سے حیا کا لباس نہیں ہے تو قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ اگر ملازمت میں یہ شرط ہے کہ جین اور بلاؤز پہن کر، سکارف اتار کر کام کرنا ہے تو پھر احمدی عورت کو یہ کام نہیں کرنا چاہئے۔ جس کام کی وجہ سے آپ کے ایمان پر زد آتی ہے تو اس پر لعنت بھیج کر اس کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ یہ کام آپ کو خدا کا محبوب بننے، دوست بننے اور ضروریات پوری کرنے سے روک رہا ہے۔ خدا تعالیٰ تو ایمان والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کوئی بھی ایماندار عورت برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کا ننگ ظاہر ہو یا جسم کے وہ حصے ظاہر ہوں جن کو چھپانے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اگر آج آپ پردے سے آزاد ہوں گی تو اگلی نسلیں اس سے آگے قدم بڑھائیں گی۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پردہ کے تعلق میں ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ پس یہ باتیں جو میں زور دے کر کہہ رہا ہوں۔ یہ میری باتیں نہیں ہیں۔ یہ اس زمانے کے حکم و عدل کی باتیں ہیں جن کی باتیں ماننے کا رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تھا۔ یہ باتیں قرآن کی باتیں ہیں۔ یہ باتیں خدا کا کلام ہے۔ پس اپنے لباس ایسے رکھیں اور اپنے اوپر ایسی حیا طاری رکھیں کہ کسی کی جرأت نہ ہو کہ آپ کو کوئی غلط نظر سے دیکھ سکے۔

حضور انور نے فرمایا مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی کہ پاکستان سے جو بڑی عمر کی عورتیں آتی ہیں جو وہاں برقعہ پہنتی ہوئی آئی ہیں یہاں آ کر اپنا پردہ، نقاب کیوں اتار دیتی ہیں، پردہ چھوڑ دیتی ہیں تو ان میں احساس کمتری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدی عورت کو کسی احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے بلکہ کھل کر بتانا چاہئے کہ پردہ ہمارے دین کا حصہ ہے۔ یہ احساس کمتری اپنے دل سے نکال دیں۔ اپنی ایک پہچان رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض ایفرو امریکن بہنوں کا ایسا پردہ تھا جو قابل تقلید تھا۔ میں نے ان سے ملاقات میں کہا کہ اب تم لوگ پاکستان اور انڈیا سے آنے والوں کے لئے مثالیں قائم کرو گے۔ انہوں نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ جس سے مجھے یہ فکر پیدا ہوئی کہ وہ پرانی احمدی خواتین کے نمونے دیکھ رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ ملاقات کے وقت آتے ہوئے اچھی طرح پردہ کر کے اس لئے آ رہی ہیں کہ ہمیں عادت پڑ جائے تو پھر ٹھیک ہے۔ اگر اس لئے آ رہی ہیں کہ میرا خوف ہے تو پھر میرا خوف کرنے کی بجائے خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ جواب آپ نے خدا کو دینا ہے مجھے نہیں دینا۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ دیکھا ہے کہ کوٹ اونچا ہوتا ہے۔ کوٹ ایسا ہونا چاہئے کہ گھٹنوں سے نیچے آ رہا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس جیسا کہ میں نے آپ کو کہا ہے آپ کے بچوں کی کوئی ضمانت نہیں۔ پس اگر مائیں نمونے قائم نہیں کریں گی تو پھر بچیاں پردے نہیں کریں گی۔ اگر آپ نے اپنی اولاد کو خدا کا ولی اور دوست بنانا ہے، خدا کے فضل اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھنے ہیں اور معاشرہ کے ہر شر سے بچانا ہے تو پھر آپ کو اعلیٰ معیار قائم کرنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ وہ نمونے قائم کرنے والی بن جائیں جن کا خدا نے حکم دیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح پر مشتمل اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق تقویٰ پر چلنے والی ہو۔ اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنے والی ہو۔ اپنی نسلوں کی حفاظت کی بھی ضامن ہو۔ اس مغربی معاشرے میں بہت بہت بچ بچ کر چلنے کی ضرورت ہے اس لئے ہمیشہ دعاؤں کے ساتھ اور بہت دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتی رہیں۔ اگر آج آپ نے یہ معیار حاصل کر لئے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ہیں اور اس کے بندوں کے حقوق بھی ہیں تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق صالحات اور قانتات میں شمار ہوں گی۔ اُس کے فضلوں سے بے پناہ حصہ پانے والی ہوں گی۔ اپنی نسلوں کی حفاظت کرنے والی ہوں گی۔ آپ کی گودوں میں تربیت پانے والے بچے جب اس تربیت سے پروان چڑھیں گے تو احمدیت کی آئندہ نسلیں بھی احمدیت کے روشن مستقبل کا حصہ ہوں گی۔ احمدیت کا روشن مستقبل تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق انشاء اللہ مقدر ہے۔ یہ کسی ایک قوم یا ملک کے باشندوں سے خاص نہیں ہے یہ تو تقویٰ پر چلنے والے لوگوں کا حصہ بننے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نہ تو پاکستان عزیز ہے نہ ہندوستان عزیز ہے، نہ یورپ کے رہنے والے عزیز ہیں، نہ افریقہ یا ایشیا کے رہنے والے پیارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں تو وہی پیارا ہے جو تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ اگر بعد میں آنے والے، جو نو مبائعین آ رہے ہیں، تقویٰ پر چلنے والے اور خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے میں سبقت لے جانے والے ہوں گے تو وہ خدا تعالیٰ کے پیارے ہوں گے اور وہی احمدیت کا جھنڈا، حقیقی اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرانے والے ہوں گے۔ پس اس سوچ کے ساتھ، بڑی فکر کے ساتھ اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے عمل اور دعاؤں میں لگ جائیں۔ خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اعزاز آپ کو دیا ہے وہ کبھی نہ چھنے اور آپ ہمیشہ دنیا کی راہنمائی کرنے والی رہیں۔ آمین

حضور انور کا یہ خطاب قریباً ایک بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ڈیڑھ بجے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور احمدیہ پیس ویلج تشریف لے آئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سوا نو بجے حضور انور نے احمدیہ بیت الاسلام میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 جون 2005ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بمقام مسجد بیت الاسلام۔ ٹورانٹو۔کینیڈا میں

مکرمہ بشریٰ رضیہ صاحبہ میاں محمد حنیف صاحب قمر آف پیس ویلج جماعت کینڈا کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 27 جون 2005ء کو عارضہ قلب سے وفات پا گئیں تھیں۔اِنَّـا لِلّٰـہِ وَ اِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی نواسی تھیں اور مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی سمدھن تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا عرفان احمد اور تین بیٹیاں بنت مہدی صاحبہ، جبین نیاز صاحبہ اور درّثمین صاحبہ آف پیس ویلج چھوڑی ہیں۔

مرحومہ دعا گو، خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی خاتون اور مثالی داعیہ الی اللہ تھیں۔ان کے ذریعہ 26 افراد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مرحومہ حلقہ ٹاؤن شپ لاہور میں دس سال تک صدر لجنہ کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس موقع پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم شیخ سفرالدین صاحب (سابق امیر سُندربَن۔بنگلہ دیش)

مکرم شیخ سفرالدین صاحب مؤرخہ 7 دسمبر 2004 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے 1962 میں بیعت کی۔جولائی 2001 سے وفات تک سندربن جماعت کے امیر رہے۔ مرحوم موصی تھے۔مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہیں۔آپ کے بیٹے مکرم شیخ عبدالودود صاحب بطور معلم خدمت کی توفیق پا رہے ہیں جو کھلنا کے حادثہ میں زخمی اور متاثر بھی ہوئے۔

(2) مکرم شیخ عبدالماجد صاحب (ابن مکرم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل)

مکرم شیخ عبدالماجد صاحب آف لاہور 3 دسمبر 2004ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم اپنے والد مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے ہمراہ نوعمری میں جماعت کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں میں بہت محنت، انہماک اور گرمجوشی سے حصہ لیتے رہے۔آپ ناظم اشاعت خدام الاحمدیہ اور پھر انصاراللہ میں بھی شعبہ اشاعت ہی سے منسلک رہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ لاہور کے بھی سیکریٹری اشاعت رہے۔آپ پابند صوم وصلوٰۃ تھے اور ایک مخصوص امتیاز کے ساتھ جماعت میں پہچانے جاتے تھے۔آپ کی تین تصانیف بہت مشہور ہوئیں۔ تحریک آزادی کشمیر اور جماعت احمدیہ، اقبال اور احمدیت، فکر اقبال اور احمدیت۔

(3) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نیک محمد خان صاحب غزنوی)

مرحومہ مورخہ 15/مارچ 2005ء کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب (سابق امیر ضلع فیصل آباد)

مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب 4 اپریل 2005ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّـا لِلّٰـہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِـعُـوْن۔ آپ نے 1935 میں بیعت کی۔آپ کو جماعت میں مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق ملی۔آپ کو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سابق امیر ضلع فیصل آباد کے ساتھ قریباً 42 سال بطور نائب امیر شہر و ضلع خدمت کی توفیق ملی۔اور آپ مسلسل چھ سال امیر ضلع و شہر فیصل آباد کے عہدے پر فائز رہے۔آپ کو ذیلی تنظیموں میں قائد ضلع اور ناظم ضلع کام کرنے کا موقع ملا۔آپ مجلس مشاورت کے موقعہ پر فنانس کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر آپ کو افریقی ممالک کے مشنوں کے حسابات کی پڑتال کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔آپ بوقت وفات قضاء بورڈ کے ممبر تھے۔مرحوم خدا کے فضل سے نیک، مخلص، تہجد گذار، دعا گو، اطاعت گذار اور خلافت کے ساتھ گہری محبت کرنے والے تھے۔

آپ میونسپل کمیٹی میں چیف اکاؤنٹنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔آپ نے پہلی بیوی کی وفات کے بعد دوسری شادی کی۔آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور چار بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ بشریٰ رشید صاحبہ(اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب)

مکرمہ بشریٰ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب 28 سال کی عمر میں فرینکفورٹ جرمنی میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ عبادت گزار اور دعوت الی اللہ کے کاموں میں حصہ لینے والی تھیں۔ان کے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بچے بعمر 4 اور 5 سال ہیں۔مرحومہ مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی نواسی تھیں۔

(6) مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر۔ربوہ)

مرحوم مورخہ 14 مارچ 2005 کو وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔مرحوم ایک نڈر احمدی اور احمدیت کے لیے غیرت رکھنے والے تھے۔ریلوے میں ملازمت کے دوران بھی نہایت دیانتداری سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔مرحوم کو 1974 کے ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ میں اسیر راہ مولا ہونے کی بھی توفیق ملی۔

(7) مکرم ملک عزیز احمد صاحب (آف دارالنصر غربی ربوہ)

مکرم ملک عزیز احمد صاحب مؤرخہ 17 مارچ 2005 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مسجد مبارک ربوہ میں ادا کی گئی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ تھے اور جماعتی ذمہ داریوں کو بڑے احسن رنگ میں پورا کرنے والے تھے۔مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا ملک سجاد احمد آف پیس ویلج اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔اللہ خود ہی ان سب کا نگہبان ہو۔

(8) مکرم میجر عبداللطیف صاحب (سابق نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

مکرم میجر عبداللطیف صاحب مؤرخہ 21 مارچ 2005 کو سی ایم ایچ لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم موصی تھے۔نہایت ملنسار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔لمبے عرصہ تک جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔

(9) مکرم قاضی محمد شفیق صاحب (صدر جماعت احمدیہ رسالپور ضلع نوشہرہ)

مکرم قاضی محمد شفیق صاحب 18 فروری 2005 کو ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔اِنَّـا لِلّٰـہِ وَ اِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نہایت مخلص، متقی، پرہیزگار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔مالی تحریکات میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور تھے۔

(10) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم)

مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ آف دارالرحمت غربی ربوہ مؤرخہ 15 فروری 2005 کو بعمر 86 سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ موصیہ تھیں، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مالی تحریکات میں باقاعدہ اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔مرحومہ حضرت چوہدری نبی بخش صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔آمین

❀❀❀❀❀

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2/جولائی 2005ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بمقام مسجد بیت الاسلام۔ٹورانٹو۔کینیڈا

مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد عطاء صاحب (مرحوم) سابق وکیل الزراعت تحریک جدید کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ یکم جولائی کو انتقال کر گئی تھیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ ملک کلیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا کی خوش دامنہ تھیں۔انہوں نے اپنے پیچھے سات بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹوں میں مکرم محمد احمد عطاء صاحب آف اسلام آباد، مکرم مبارک احمد عطاء صاحب آف کراچی، مکرم ڈاکٹر خالد احمد عطاء صاحب آف واشنگٹن، مکرم ڈاکٹر بلال احمد عطاء صاحب آف ناروے، مکرم قمر احمد عطاء صاحب آف جرمنی، مکرم منور احمد عطاء صاحب آف بلجیم اور مکرم ظفر احمد عطاء صاحب آف ٹورانٹو شامل ہیں۔ بیٹیوں میں مکرمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم ملک کلیم احمد صاحب آف کینیڈا اور مکرمہ امتہ المومن صاحبہ اہلیہ ونگ کمانڈر فائق احمد صاحب آف دوبئی شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس موقع پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم میاں عبدالرشید صاحب۔

مورخہ 27/مئی 2005ء کو وفات پا گئے۔اِنَّـا لِلّٰـہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم صوفی عبدالمجید صاحب سابق امیر میرپور آزاد کشمیر کے بیٹے اور میاں عبدالرزاق صاحب امیر ضلع میرپور آزاد کشمیر کے بڑے بھائی تھے۔

مرحوم نہایت متقی، پاکباز اور منکسر المزاج انسان تھے۔نہایت ہی مخلص خادم سلسلہ تھے۔تادم آخر مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر فائز رہے۔ ان میں نائب امیر ضلع، ناظم انصاراللہ، قائد خدام الاحمدیہ مقامی و ضلع، سیکرٹری مال مقامی و ضلع، سیکرٹری تحریک جدید ضلع کے عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

ان کے لواحقین میں ان کی والدہ محترمہ، پانچ بھائی، ایک بہن، بیوہ، چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ بچے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔

(2) مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد۔ مربی سلسلہ مشرقی و مغربی افریقہ و استاد جامعہ احمدیہ۔ مورخہ 24/مئی 2005ء کو بلجیم میں وفات پا گئے ہیں۔مرحوم موصی تھے۔ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(3) مکرمہ بشریٰ منیر صاحبہ اہلیہ مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج دفتر رشتہ ناطہ ربوہ۔ مورخہ 22/مئی 2005ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰـہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔پابند صوم وصلوٰۃ، ہمدرد خلائق تھیں۔لجنہ حلقہ اور مرکزیہ میں ایک لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔آپ نے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ان کا ایک بیٹا مکرم ظہیر احمد کھوکھر صاحب مبلغ سلسلہ جنوبی افریقہ ہیں۔

❀❀❀❀❀

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: ***Muhammad Sajid Qamar***
Tel: 020 8239 8312 Mobile:07734470783 Fax: 020 8664 1190
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

علم حاصل کرنے کا شوق اور لگن

ماہنامہ "خالد" ربوہ ستمبر 2004ء میں شامل اشاعت ایک مضمون (مرتبہ: مکرم طارق حیات صاحب) میں بعض احمدی بزرگوں کے علم حاصل کرنے کے شوق کے حوالہ سے چند واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

☆ حضرت خلیفۃالمسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے تحصیل علم کا شوق دراصل اپنے والد صاحب محترم کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مزید فرمایا: "میرے باپ کو اپنی اولاد کی تعلیم کا بہت شوق تھا۔ مدن چند ایک ہندو عالم تھا وہ کوڑھی ہوگیا۔ لوگوں نے اسے باہر مکان بنادیا۔ میرے باپ نے اس کے پاس میرے بھائی کو پڑھنے کے لئے بھیجا۔ لوگوں نے کہا۔ خوبصورت بچہ ہے کیوں اس کی زندگی کو ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ اس پر میرے باپ نے کہا مدن چند جتنا علم پڑھ کر اگر میرا بیٹا کوڑھی ہوگیا تو کچھ پروا نہیں۔

تم بھی اپنے بچوں کے ایسے باپ بنو۔ میرا باپ ایسا بلند ہمت تھا کہ اگر وہ اس زمانہ میں ہوتا تو مجھے امریکہ بھیج دیتا۔"

ایک بار فرمایا: "اللہ تعالیٰ میرے باپ پر رحم فرمائے۔ انہوں نے مجھ کو اس وقت جبکہ میں تحصیلِ علم کے لئے پردیس جانے لگا۔ فرمایا: اتنی دُور جاکر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرا بھی تعلق نہ رہے اور تم اس بات کی اپنی والدہ کو خبر نہ کرنا"۔

حضرت خلیفۃالمسیح الاوّلؓ جب بغرض تعلیم حکیم علی حسین صاحب کے پاس لکھنؤ تشریف لے گئے تو بیان فرماتے ہیں کہ:- "حکیم صاحب نے فرمایا: طب کہاں تک پڑھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا افلاطون کے برابر۔ حالانکہ مجھے قطعاً خبر نہ تھی کہ افلاطون کوئی حکیم ہے یا طبیب۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کچھ تو ضرور ہی پڑھ لو گے۔ اگر کسی چھوٹے کا نام لیتے تو میرے دل کو بہت صدمہ پہنچتا کیونکہ ہر انسان اپنی غایت مطلوب تک نہیں پہنچتا۔"

☆ حضرت مصلح موعودؓ اپنی ظاہری تعلیم کے متعلق فرماتے ہیں:۔ "میں نے حضرت خلیفۃالمسیح الاوّل سے جس طرح پڑھا ہے اور کوئی شخص نہیں پڑھ سکتا۔ آدھ آدھ پارہ بخاری کا آپ پڑھاتے تھے اور کہیں کہیں خود بخود ہی کچھ بتادیتے تھے۔ اور بعض اوقات سبق کے انتظار میں سارا سارا دن گزارنا پڑتا تھا اور کھانا بھی بے وقت کھایا جاتا تھا۔ اسی وقت میرا معدہ خراب ہوا تھا۔"

☆ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کا گورنمنٹ کالج لاہور کے زمانۂ طالب علمی کا ایک واقعہ ہے کہ امتحان کے دنوں میں بعض لڑکوں کو اگلے روز ہونے والے امتحانی پرچے کا علم ہوگیا۔ انہوں نے نصف شب کو آپؒ کو جگایا اور امتحانی پرچے کی نقل دینا چاہی۔ لیکن آپؒ نے فرمایا کہ: "میں صرف اصل محنت کا صلہ لینے کا حقدار ہوں جو میں نے کی۔ جو نمبر مفت ملتے ہیں وہ میں کبھی نہ لوں گا۔ تم نے اپنی سمجھ کے مطابق مجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش کی، اس کے لئے میری طرف سے شکریہ۔ مگر اب مجھے سونے دیجئے۔"

آپؒ کے کلاس فیلو محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ گورنمنٹ کالج لاہور کے زمانہ میں روزانہ کالج کے علاوہ چھ سات گھنٹے پڑھتے تھے۔ اور چھٹی والے دن بارہ بارہ، تیرہ تیرہ گھنٹے پڑھتے تھے۔

6 ستمبر 1934ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان بھجوادیا۔ آپ کی شادی کو ابھی ایک ماہ ہی گزرا تھا کہ آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے رخت سفر باندھنا پڑا۔ لیکن آپؒ نے تحصیل علم کی خاطر کئی سال کی جدائی خندہ پیشانی سے برداشت کی۔

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لاہور میں بی۔اے میں زیر تعلیم تھے جب کسی طالب علم نے اسلام یا احمدیت کے متعلق کوئی ایسا سوال پوچھا جس کا آپؓ فوری جواب نہ دے سکے۔ اس کا آپؓ کی طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ آپؓ نے کالج چھوڑ دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ "وہ کالج تو پھر بھی مل جائے گا مگر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ ممکن ہے کہ قرآن مجید اور حدیث پڑھنے کا اور پھر وہ بھی نورالدین ایسے پاک انسان سے پھر موقعہ نہ مل سکے اس لئے میں نے یہی بہتر جانا کہ قادیان جاکر قرآن و حدیث کا علم حاصل کروں۔"

☆ حضرت چوہدری سر ظفراللہ خانصاحبؓ نے ۱۴ سال کی عمر میں باوجود آشوب چشم کے میٹرک کا امتحان دیا اور اپنے مدرسہ (امریکن مشن سکول سیالکوٹ) میں اوّل بھی آئے۔ پھر (بعمر 15 سال) گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے تو وہ احمدیت کی سخت مخالفت کا زمانہ تھا۔ بعض طلبہ کی شرارتوں سے دق ہوکر آپؓ نے اپنے والد سے درخواست کی کہ آپؓ کی رہائش کا انتظام ہوسٹل سے باہر کردیا جائے۔ وجہ معلوم ہونے پر انہوں نے فرمایا: تم ابھی سے گھبرا گئے ہو، زندگی میں تو تمہیں اس سے بھی بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔ اگر ابھی برداشت کی عادت نہیں ڈالو گے تو آگے چل کر کیا کرو گے۔ اس پر آپؓ خاموش ہوگئے۔

پھر انٹرمیڈیٹ کے دونوں سالوں میں گرمیوں میں آپؓ کو آشوب چشم کی بڑی سخت تکلیف رہی اور آزمائشی امتحانات میں سے اکثر میں شامل نہیں ہوسکے۔ یونیورسٹی کے امتحانات کی تیاری کے لئے سردیوں کے تین چار مہینے میسر آگئے جن میں اوسطاً دس بارہ گھنٹے توجہ کے ساتھ مطالعہ کرلیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔

سکول کے ابتدائی درجوں میں آپ کے والد کے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق ملازم صبح ہوتے ہی آپؓ کو ٹیوٹر کے پاس چھوڑ آتا، وہاں سے آپؓ مدرسہ چلے جاتے، دوپہر کا کھانا مدرسے میں آجاتا اور آپؓ مدرسہ سے سیدھے ٹیوٹر کے پاس چلے جاتے۔ وہیں شام کو گھر سے دودھ آجاتا۔ شام کا کھانا گھر پر آکر کھاتے اور پھر ٹیوٹر کے پاس چلے جاتے جہاں سے رات گئے واپس آتے۔

آپؓ کے والد صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ آپؓ کو قرآن کریم کا ترجمہ آجائے لیکن آشوب چشم کی وجہ سے رفتار سست رہی۔ جب میٹرک کے امتحان میں چھ مہینے باقی تھے تو والد صاحب نے دریافت فرمایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کہاں تک پڑھ لیا ہے۔ آپؓ نے عرض کی کہ ساڑھے سات پارے ختم کئے ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا اس رفتار سے تو تم شائد کالج جانے تک دس پارے بھی نہ مکمل کرسکو اور میری بڑی خواہش ہے کہ کالج جانے سے پہلے تم سارے قرآن کا سادہ ترجمہ ضرور سیکھ لو۔ اس سے آگے تمہارے اپنے ذوق اور اخلاص پر منحصر ہے مگر اس قدر سکھا دینا میرا فرض ہے۔ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے تم دن میں فراغت کے وقت دو تین رکوع کا ترجمہ دیکھ لیا کرو اور شام کو مجھے سنادیا کرو۔ چنانچہ اس طریق پر انہوں نے امتحان تک آپؓ سے قرآن کا ترجمہ سن لیا۔

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لکھتے ہیں کہ میں 1946ء میں کیمبرج پہنچا جہاں میرے سب کلاس فیلوز عمر میں مجھ سے کم تھے لیکن ایسے ماحول سے آئے تھے جس میں ان کا استاد انہیں یہ سمجھا کر کیمبرج روانہ کرتا تھا کہ تم اس قوم کے فرزند ہو جس میں نیوٹن پیدا ہوا تھا، سائنس اور ریاضی کا علم تمہاری میراث ہے، اگر تم چاہو تو تم بھی نیوٹن بن سکتے ہو۔ کیمبرج میں ڈسپلن کا انداز بھی میرے لئے نیا تھا۔ یہاں بی۔اے کا امتحان آپ زندگی میں صرف ایک بار دے سکتے ہیں۔ فیل ہوجائیں تو پھر دوسری بار امتحان دینا ممکن نہیں۔

کیمبرج میں ہر طالب علم Adult تصور کیا جاتا ہے۔ اپنے سب کاموں میں مکمل ذمہ دار گنا جاتا ہے۔ اس سے بے جا تعرض نہیں ہوتا لیکن اس کے ساتھ سزائیں بھی وحشیانہ تھیں۔

کیمبرج کا طالب علم اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ پہلے دن جب میں St. Johns College پہنچا، تو میرا تیس سیر کا بکس ریلوے اسٹیشن سے تو Taxi پر چلا آیا لیکن جب کالج پہنچ کر میں نے پورٹر کو بلایا اور کہا یہ میرا بکس ہے تو اس نے کہا کہ وہ Wheel Borrow ہے آپ اسے اٹھا کر اپنے کمرہ میں لے جایئے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی ایک ہمشیرہ بیان کرتی ہیں کہ بھائی جان کا گھر میں ٹائم ٹیبل کچھ یوں ہوتا تھا کہ صبح اٹھے، نماز، قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ناشتہ کرنا۔ گھر کے دھلے مگر استری سے بے نیاز کپڑے پہنے، بستہ بغل میں دبائے (جب تک سائیکل نہیں خریدا تھا) پیدل سکول جاتے تھے۔ راستہ میں کوئی ہم کلاس مل گیا تو پہاڑے یاد کرتے ہوئے سکول جاپہنچے۔ ذہن میں یہ عادت ڈال دی گئی تھی کہ رات کو جلد سوجانا ہے اور صبح اذان کے ساتھ ہی اٹھنا ہے۔ جب بھی آپ کو جگانے کے لئے کوئی آپ کے کمرہ میں جاتا تو یہی دیکھتا کہ آپ سب سے پہلے جاگ کر اپنے کمرہ میں پڑھ رہے ہوتے تھے۔ چھٹی کے دن بھی یہی معمول تھا۔

آپ جہاں بھی جاتے مختلف کتابیں ضرور خریدتے۔ اکثر کتابیں اٹلی لے جاتے تھے۔ لندن میں آپ کا گھر حقیقتاً کتابوں سے ہی سجا ہوا ہے۔ کمرہ میں کئی شیلف نہایت سیلقہ سے کتابوں سے ترتیب سے بھرے ہوئے ہیں۔ جن میں ایک بہت بڑا حصہ مختلف ممالک سے لائے ہوئے قرآن کریم سے بھی مزین کیا ہوا ہے۔

جھنگ شہر میں ایک ہمارا آبائی مکان ہے جسے بھائی جان نے نوبل انعام ملنے کے بعد 1979ء میں حکومت پاکستان کے محکمہ آثارِ قدیمہ کو "ان ہاؤس" میوزیم بنانے کے لئے دیدیا تھا۔ دوسرا مکان ہمارے والد صاحب نے تعمیر کرایا تھا۔ جس میں ایک کمرہ میں ٹرنک اور دوسرا گھریلو سامان رکھا ہوتا تھا۔ بھائی جان اسی کمرہ میں پڑھائی کرتے اور سوتے بھی تھے۔ ان کی چارپائی کے ساتھ ایک میز رکھی ہوئی تھی جس پر وہ اپنی کتابیں وغیرہ رکھتے تھے۔ چونکہ ان دنوں جھنگ میں بجلی نہیں تھی اس لئے وہ مٹی کے تیل کے لیمپ میں پڑھتے تھے۔ رات کو جلد سوجانے کے عادی تھے۔ اور زیادہ تر پڑھائی صبح کیا کرتے تھے کیونکہ خاموشی ہوتی تھی جس سے انہیں یکسوئی میسر آتی۔ گرمی کے موسم میں وہ پڑھائی بیٹھک میں کیا کرتے تھے کیونکہ اس کے دو طرف گلیاں ہونے کی وجہ سے ہوادار تھی۔ وہ اپنا کورس امتحان سے کم از کم دو ماہ قبل مکمل کرلیتے تھے اور امتحان سے پہلے اسے دو مرتبہ دوہرالیا کرتے تھے۔

اپنے ایک انٹرویو میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بتایا کہ "میرا کالج ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ گرمیوں میں سخت گرمی سے بچنے کے لئے میں کالج میں ہی بیٹھ کر اپنا "ہوم ورک" ختم کرلیتا تھا۔ اکثر میرے ہم جماعت بھی میرے پاس بیٹھ جاتے اور میرے کام کو نقل کرلیا کرتے تھے۔ جب سائے ڈھل جاتے تو ہم پیدل اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے"۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 | Friday , July 22, 2005 | Issue No. 29

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

سیسکاٹون سے ٹورانٹو روانگی، ٹورانٹو میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال کے خوبصورت مناظر، جلسہ سالانہ کے انتظامات کا افتتاح

احمدی عورت کو ہمیشہ ایسی ملازمت کرنی چاہئے جہاں اس کا وقار اور تقدس قائم رہے۔ جس کام کی وجہ سے آپ کے ایمان پر زد آتی ہے اس پر لعنت بھیج کر اس کو چھوڑ دیں۔ احمدی عورت کو کسی احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ (جلسہ کینیڈا میں مستورات سے خطاب)

ہزاروں افراد نے اپنے پیارے آقا سے انفرادی و فیملی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

21/جون بروز منگل 2005ء:

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر احمدیہ مشن ہاؤس سیسکاٹون میں پڑھائی۔

10 بجے صبح حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس سیسکاٹون تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے ایک بجے تک جاری رہا۔ اس دوران سیسکاٹون، ریجائنہ اور وِنّی پیگ جماعتوں کے 32 خاندانوں کے 139 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

فیملی ملاقاتیں

سوا ایک بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے سیّد تنویر احمد شاہ صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ دیر قیام کے بعد واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

ٹورانٹو میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق ویسٹرن کینیڈا کی جماعتوں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ٹورانٹو (Toronto) کے لئے روانگی تھی۔ دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد انٹرنیشنل ائیر پورٹ سیسکاٹون کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ائیر پورٹ پر پہنچے۔ امیگریشن کی کاروائی مکمل ہونے کے بعد تین بجکر دس منٹ پر حضور انور جہاز میں سوار ہوئے۔ ائیر کینیڈا کی فلائٹ AC 274 اپنے وقت پر تین بجکر پچیس منٹ پر سیسکاٹون سے ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس فلائٹ میں امیر صاحب کینیڈا، نائب امیر دوم کینیڈا، صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا اور چند خدام اور MTA کینیڈا کی ٹیم کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ قریباً پونے تین گھنٹے کی پرواز کے بعد ٹورانٹو کے مقامی وقت کے مطابق آٹھ بجے شام جہاز ٹورانٹو کے PEARSON انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر اترا۔ ائیر پورٹ پر مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اوّل کینیڈا، ڈاکٹر محمد اسلم داؤد صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری اور مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب جو آج دوپہر مع اہلیہ لندن سے ٹورانٹو پہنچے تھے ائر پورٹ پر حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

ائر پورٹ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں پولیس کی گاڑی قافلہ کو Escort کرتی رہی۔

مسجد بیت الاسلام، مشن ہاؤس کی عمارت اور ملحقہ احمدی آبادی دارالامن (Peace Village) کو حضور انور کے استقبال کے لئے بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ مختلف جگہوں پر آرائش گیٹ تعمیر کر کے ان پر استقبالیہ نعرے درج تھے۔ انّی معک یا مسرور، اھلًا و سھلًا و مرحبًا، Welcome to Canada درج تھے۔

بیت الاسلام مسجد سے ملحقہ علاقہ میں بعد از سہ پہر سے ہی احباب و خواتین اور بچے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور کی آمد کے وقت ان کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھ چکی تھی۔ ٹورانٹو کے علاوہ مسی ساگا، ویسٹن ساؤتھ، ویسٹن نارتھ، نارتھ یارک، ہملٹن اور St.Catherine کی جماعتوں سے بھی احباب جوق در جوق استقبال کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ یہ سب احباب اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔

آٹھ بجکر پچاس منٹ پر جب حضور انور کی گاڑی Jane Street سے احمدیہ ایونیو میں داخل ہوئی تو حضور انور کی کار پر نظر پڑتے ہی ساری فضا السلام علیکم حضور، اھلًا و سھلًا و مرحبًا، اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر، مرزا غلام احمد کی جے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعروں سے اپنے پیارے آقا کا بڑی گرمجوشی سے والہانہ استقبال کیا۔ حضور انور کار سے باہر تشریف لائے اور صدر صاحب جماعت احمدیہ Peace Village نے اپنی مجلس عاملہ کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ ایونیو پر چلنا شروع کیا اور احباب جماعت کی طرف سے بلند ہونے والے نعروں کا ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیا۔ احمدیہ ایونیو کے مختلف راستوں پر احباب جماعت کا ایک ہجوم تھا جو حضور انور کے دیدار کے لئے بیتاب تھا۔ حضور انور ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے رہے۔

مسجد کے سامنے وسیع کھلے احاطہ میں خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کے استقبال اور حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کی منتظر تھے۔ بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس کورس کی شکل میں خیر مقدمی گیت گا رہی تھیں۔ مردوں کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے حضور انور خواتین کے پاس پہنچے تو انہوں نے پُر جوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ہاتھوں میں لئے ہوئے جھنڈوں کو لہراتے ہوئے السلام علیکم حضور اور اھلًا و سھلًا و مرحبًا کی آوازیں ہر جانب سے بلند ہو رہی تھیں۔ استقبال کا یہ سارا منظر ہی بڑا ایمان افروز اور رُوح پرور تھا۔ ایک طرف ان عشاق کے چہرے خوشی و مسرّت سے تمتما رہے تھے تو دوسری طرف احمدیہ پیس ولیج کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے تھے۔ احمدیہ ایونیو پر واقع تمام گھروں پر چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ مسجد بیت الاسلام، مشن ہاؤس، حضور انور کی رہائش اور احمدیہ پیس ولیج کے گھر رنگ برنگی روشنیوں سے سجے ہوئے تھے۔ بڑا ہی دل لبھانے والا منظر تھا۔

خواتین سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تھوڑی دیر کے لئے افریقن احمدیوں کے پاس رُکے اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا اور مبلغین سلسلہ کو بھی مصافحہ کا شرف بخشا جو حضور انور کی رہائشگاہ کے سامنے قطار میں منتظر تھے۔ اس کے بعد اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کا قیام ”بیت الاسلام“ سے ملحقہ آبادی احمدیہ دارالامن (Ahmadiyya Peace Village) میں جماعت کی رہائشگاہ میں تھا۔

اس احمدیہ دارالامن میں 350 سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام خلفائے احمدیت، جماعت کے بزرگان اور مشاہیر کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً احمدیہ ایوینیو، ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، عبدالسلام سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورا لدین کورٹ، ظفراللہ خاں کریسنٹ وغیرہ۔ نہایت خوبصورت اور اپنی تعمیر میں منفرد حیثیت کی حامل، وسیع و عریض مسجد اور اس کے ارد گرد احمدیہ آبادی کو دیکھ کر قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ”مسجد بیت الاسلام“ میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ پانچ ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

22/جون 2005ء بروز بدھ:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر ”مسجد بیت الاسلام“ میں تشریف لا کر پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اس دوران کینیڈا کی جماعتوں PeaceVillage,,Malton,Brampton,Toronto East,Missisagha,,Markham,Hamilton London ,Scarbarough, North York Windsor اور London کے 60 خاندانوں کے 260 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’مسجد بیت الاسلام‘ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جو رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہیں۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں ویسٹن نارتھ ہملٹن، ٹورانٹو ایسٹ، مارکھم، مالٹن، سکاربرو، اور نارتھ یارک کی 71 فیملیز کے 343 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب و عشاء کی نمازیں ’مسجد بیت الاسلام‘ میں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

23 جون 2005ء بروز جمعرات:

صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد بیت الاسلام میں تشریف

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں